

کتابخانه

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

اکسیر حیات

۱۳۱۵

بحر الحیات

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

کتابخانه

الكتاب

الكتاب

الكتاب

الكتاب

الكتاب

الكتاب





۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰









نہ ہوتا تو مٹھائیں سنزلیں بیکار بنیں اور ان میں کوئی تاثیر نہ ہوتی۔ آتش سے گر جائے  
اور ستارے نہ ہوتے تو رات بالکل تاریک رہتی اس میں ہرگز نیالیٹ نہ رہتی  
نہ ہوتی۔ مگر نوران میں بھی آفتاب ہی سے ہے اگر سوال کیا جائے کہ آفتاب  
گرم اور مہتاب سرو ہے اسکا انعکاس اور فیض کس طرح درست آیا ہے جواب  
جو چیز کسی واسطے سے ظاہر ہوتی ہے وہ صورت عینی ہی قبول کرتی ہے۔  
بے عین متعین اثر پذیر نہیں ہوتی۔ اسکی مثال مثل عکس چراغ ہے کہ پانی میں  
پڑتا ہے اور پانی گرم نہیں ہوتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ عالم میں جس قدر رطوبت پیدا ہوتی ہے اُسکو آفتاب  
خشک کر دیتا ہے اگر آفتاب نہ ہوتا تو غلبہ رطوبت کر کہ زمین کو بوسیدہ کر دیتا۔  
اگر چاند نہ ہوتا تو بالکل خشکی ہو جاتی۔ چونکہ بالکل خشک ہونا بھی اچھا نہ تھا اسلئے  
جب بہت خشک ہونے کو ہوتا ہے تو چاند اپنے اندازہ مائیت کے قدر  
اس میں بھرا استعداد رطوبت بچھتا ہے۔ غرض کہ آفتاب و مہتاب دونوں کو زمین  
میں ایک چیز میں کہ بغیر ان کے سب حکمت بیکار رہے۔ اگر آفتاب مہتاب نہ  
نہ ہوتے تو تمام حکمت و برہم برہم ہوتی جیسا کہ برہم قیامت آفتاب اور چاند کو بیکار  
اپنے اپنے کام سے بیکار ہو جاویں گے اور صفحہ آسمان کھلی السجھل الکتب  
پہٹ جائیں گے۔ الحاصل جو کچھ وہاں ہے وہی یہاں ہے یہ ایک لطیف  
نکتہ ہے جسکو ہم بالتفصیل بیان کرتے ہیں۔ یعنی جیسے چاند سورج کے بغیر  
کر کہ خاک بے نور و بے رونق ہے اور کل کام اسکے و برہم برہم ہیں ایسے ہی برہم  
انسان میں بھی چاند اور سورج ہیں۔ اگر یہ نہیں تو اس کے سب کام و برہم برہم  
ہیں۔ حرارت کی ضرورت ہو تو کہاں ہے آگ اور رطوبت کی خواہش ہو تو کہاں  
سحب پیدا ہو۔ انسان بھوم راست مثل آفتاب ہے اور وہ چپ مشاں نباتات  
اگر برہم نہیں ہے تو اسکا حکم مثل قیامت کے ہے۔ بموجب حدیث شریف  
کے من مات فقد قامت قیامت جو مر گیا اسکے لئے قیامت  
قائم ہو گئی اسکی اور بہت باتیں ہیں جو اسناد و کمال سے معلوم ہو سکتی ہیں  
اس سجدہ ایک شبہ پیدا ہوتا ہے کہ عالم کبیر میں مہتاب کو نور بذاتہ نہیں ہے

آفتاب اسکو جب قدر نور دیتا ہے اسی قدر پاتا ہے اور انسان میں دونوں دم  
 برابر ہیں۔ جواب شبانہ روز آفتاب کی سیر عرض کی حرکت سے ہے بلکہ  
 اسکی سیر برج میں ایک وکی ہے اور آفتاب کی سیر مٹھائیں منزلوں میں  
 ایک ماہ کے اندر سے مہیا کر قرآن مجید میں وارد ہے **هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسُ  
 ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَرَهُ مَنَازِلَ لِّتَعْلَمُوا عِلْدَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَا خَلَقَ  
 اللَّهُ ذَلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ**  
 اور جو وقت سانس پاتا ہے تو نین نسم پر ہوتا ہے۔ دو قسم اول کہ دائیں طرف سے  
 آتا ہے آفتاب کی تاثیر دیتا ہے۔ اس سے جسد فرار پکھتا ہے اسکو مو اکھتہ ہر  
 اور قسم ثالث کہ کمر میں پہنچتا ہے اور کرہ کمر سے پس پشت تابنا جلقوم کہ کل ۲۸  
 کمرے ہیں بناسبت منازل قمر اس راہ سے گذر کر بائیں طرف سے باہر آتا ہے  
 اسکو قمر کہتے ہیں وہ تاثیر سرد دیتا ہے۔ دویم برسم آفتاب نیچے کو جاتا ہے جو حکمت  
 اس جگہ سے وہی اس جگہ ہے۔ مگر اس جگہ یہ سوال ہے کہ عالم کبیر میں آفتاب  
 کی سیر دن کو آفتاب کی سیرات کو موقوفی ہے۔ اور انسان میں دونوں دم عین  
 بساعت ہندو اکبھی دونوں برابر چلتے ہیں کبھی اپنے وقت معینہ سے بدل ہی جاتے  
 ہیں۔ یعنی یہ اختیار ہی امر ہے کہ اگر دریاں نھننا چنتا ہے اور کسی غرض سے اسکو  
 روکنا منظور ہے تو دائیں کدوٹ دبانے سے فوراً بائیں چلنے لگتا ہے اس طرح  
 بائیں سے دریاں ہو جاتا ہے پہلا جواب عالم عادی محض طبعی ہے مزاج کے  
 ساتھ بدلتا جاتا ہے اسکو اپنے مزاج کے ساتھ احتیاج ہے اور قیام بخود نہیں  
 ہے اور عالم سفلی عناصر ہے اور ترکیب انسان عناصر اور طبائع سے ہے اگر  
 حکم مزاج ہیں تو وجد عناصر سوختہ ہو اس جگہ ایک ذمہ ہی ذات اعتدال سے  
 تفاوت کرے تو ساری حکمت باطل ہو جائے حق سبحانہ لغائے شانہ نے اپنی  
 دست قدرت سے طبائع اور عناصر میں اعتدال رکھا ہے جس سے ایک اکو مافیت  
 بساعت بدل ہوتا رہتا ہے کیونکہ اگر ایک دوسرے پر غالب ہو جائے تو حکمت  
 فوت ہو جائے اور تہ مناسک حکمت اس پر ہے کہ یہ آکھوں چیزیں جمع ہوں اور  
 کسرا نک رہو کہ کیفیت اعتدال ظاہر ہو دوسرا جواب یہ چھوٹا کہ ہے اس

سب سے پہلے چاہئے ہے۔ مگر اس ماہیت کو کامل اشخاص معلوم کر سکتے ہیں۔ دونوں  
ہر ایک میں مثل زحل اور شترجی ہیں جو باہم اشتراک رکھتے ہیں اور دونوں کو مثل  
مثل برج اور زہر کے ہیں۔ یہ بھی آپس میں متفق ہیں۔ اور وہن مثل عطارد ہے۔  
اور بیداری مثل روز کے اور خوراب مثل شب کے ہے۔ خوشی مثل بہار خرم مثل  
خزاں۔ حرارت مثل گرمی۔ برودت مثل سردی۔ مطوبت مثل برسات گرہ  
مثل یتیم۔ خندہ مثل برف۔ وہم مثل بادشاہ۔ عقل مثل رسول۔ عقل معاش مثل  
ذہن۔ فکر مثل کتاب۔ جمال مثل لوح کے ہے پس عالم کبیر ایک نفس ہے اور  
مثل کل اس کی روح ہے۔ یتیم عالم صغیر میں ہے اور وہ داخل میں ہے نہ خارج  
ایسی ہی حضرت جل جلالہ نہ عالم کبیر میں ہے اور نہ داخل میں اور نہ خارج میں اس کی  
شناخت اپنی شناخت پر موقوف ہے جیسا کہ وارد ہے مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ  
عَرَفَ رَبَّهُ یعنی جس نے اپنے کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا۔

## دوسرا باب

عالم کی تاثیرات کی معرفت میں

جاننا چاہئے کہ آفتاب اور ماہتاب جیسے کہ عالم کبیر میں ہیں سبھی خاص عالم صغیر  
میں ہی مشر ہیں۔ چنانچہ عالم صغیر میں آفتاب و ماہتاب سورج و چاند ہیں  
آفتاب جانب راست آفتاب جانب چپ۔ اور سانس کبھی جانب راست اور  
کبھی جانب چپ سے چلنا ہے نوبت نوبت اس واسطے دو چند جمع نہیں ہوتے  
دوسرے دو فعل جہت سے باہر نہیں جاتے مگر حالت خوف اور وقت جراح یا  
بلندی پر چڑھنے یا وزش کرنے یا بھاری بوجھ اٹھانے یا کھانے پینے  
اس کلام کی یہ ہے کہ جانب راست آفتاب اور جانب چپ ماہتاب اگر کسی کو  
آفتاب ہو اور وہ سورج بنی راست کو روئی سے بند کر دے اور ایک شبانہ  
بند کر کے کہ سانس اس میں سے بالکل نہ نکلے تو حرارت داخل ہو جائے گی اور  
ایسے ہی اگر کسی کو رطوبت زیادہ ہو اور وہ بائیں نچے کو بہت دور روئی سے بند  
کر دے تو رطوبت جاتی رہے گی۔

ایضاً۔ اگر کوئی چاہے کہ کسی مجلس میں عمل مذکور کرے تو مریعہ کسخت کیے پر پہلو دیکر بیٹھے اور کف دست زمین پر جا کر انگلیوں کو پھیلا دے مگر اس طرح کہ بائیں آن سے کیس قدر جدا رہے۔ پس اگر دایاں سانس چلانا ہو جانب چپ رکھا اور اگر بایاں چلانا ہو جانب راست رکھے الغرض جس طرف سے دبا بیگا اس کے مخالف نٹھنے سے دم جاری ہو جائے گا۔ اس ترکیب میں روئی سے بند کرنے کی کچھ حاجت نہیں۔ ایسے ہی اگر دائیں کروٹ سوویگا بائیں نٹھنے سے سانس جاری ہوگا اگر بائیں کروٹ سوویگا دائیں نٹھنے سے سانس جاری ہوگا۔ فائدہ اور جو شخص یہ عادت کرے کہ دن کو بایاں نٹھنا اور رات کو دایاں نٹھنا جاری رکھے وہ کبھی بیمار نہ ہو سستی درد استخوان درد سر درد دندان حشر رطوبت برودت ہیوست سحر و زہر مار کر خودم وغیرہ سب محفوظ رہے گا۔ اگر جوانی میں کر لگا ضعیف نہ ہوگا بال سفید نہ ہونگے اور اگر پیری میں کر لگا تو کیا عجب ہے کہ پھر بال سیاہ ہو جائیں۔

ایضاً اگر کوئی سفر کو جائے قواش کو چاہیے کہ اپنی سانس کو دیکھے کہ کونسا دم جاری ہے پھر جس طرف کا دم جاری ہو مٹی طرف کا قدم پیچے رکھے خدا چاہے بخیریت تمام اپنے گھر کو اس آئے۔

ایضاً اگر کوئی شخص کسی بادشاہ یا امیر یا کسی بزرگ کی خدمت میں جانا چاہے تو اس کو چاہیے کہ آسمان مذکورین کے نام کے حروف شمار کرے اگر طاق ہو تو دم راست چاہیے مگر قدم اسیں آگے رکھے اور اگر جفت ہو تو دم چپ چاہیے کہ اس طرح دبانک پہونچے پس جب منزل مقصود پر پہونچے تو خیال کرے اگر دم راست جاری ہے تو خود کلام میں سبقت کرے اور اگر دم چپ جاری ہے تو خاموش ہو جائے خود پہلے بات نہ کرے۔

ایضاً اگر دولت کش مقابل ہوں رسوئی سالار کش ملاحظہ کرے اگر اس کا دم بہت جاری ہو تو پیشدستی کرے اگر دم چپ جاری ہو تو دشمن کو حملہ کرنے دے۔ اس کو فتح اور شکست ہوگی۔

ایضاً اگر کوئی شخص گھوٹا نامی بیل وغیرہ جانور خریدنا چاہیے تو اس کو لازم ہے



کہ صنعت نے گرجوہ ساعت چنے تو خوش ہوں اگر ایک شانہ روز برابر رہے  
 رہے تو اپنے اہل خانہ میں اور عزیزوں میں بزرگی پاوے۔  
 ایضاً اگر وہیں خزن سے چار ساعت دم جاری ہے تو امید ہے کہ غیب سے  
 کچھ پاوے اور اگر دو ساعت چنے تو دشمنوں سے بخشش ہو اگر آٹھ ساعت  
 جاری رہے تو اپنے عزیزوں میں سے کسی کی خبر پسنے اور اس ساعت چلے  
 تو دلیل بیماری کی ہے جو بارہ ساعت چنے معلوم کریں کہ کوئی دشمن پیدا ہو  
 کہ نقصان پہنچا دیگا۔ اگر ایک شانہ روز برابر جاری رہے تو معلوم کرے کہ موت  
 نزدیک ہے۔

ایضاً۔ اگر جانب مشرق و شمال جانا ہو تو دم راست میں جاوے کہ جانب  
 غروب و جنوب جانا ہو تو دم چپ میں جانا بہتر ہے۔  
 فائدہ اگر کوئی سوال کرے کہ لشکر دشمن نے قلعہ کا محاصرہ کیا ہے کیا کیا جاوے  
 تو اسوقت عامل اپنے دم کو دیکھے اگر دم راست جاری ہے تو حکم دے کہ کلکر  
 جنگ کر دے فتح ہوگی۔

ایضاً اگر کوئی سائل کسی سے سوال کرے خواہ وہ کسی قسم کا ہو اسوقت عامل  
 اپنے دم کو دیکھے۔ اگر اس نے سوال جانب دم جاری کیا ہے تو حکم دے کہ  
 جلد کام ہوگا اگر جانب بند آکر سوال کیا ہے تو کہہ دے ابھی وقت ہے۔  
 ایضاً اگر سائل دم جاری کی طرف سے آکر ملین یا بھوج کے واسطے دریافت  
 کرے تو حکم دے کہ علت رفع ہوگی اور دم راست میں پیش و پس آکر پوچھنا  
 بھی نیک ہے۔

اگر سلامتی غائب کا سوال ہو اور جانب دم جاری آکر سائل ہوا ہو تو امید  
 سلامتی کی ہے اگر جانب دم بند آکر سوال کرے تو سبھ سے خیر نہیں ہے اگر  
 جانب دم بستہ آکر جانب دم جاری پہنچ کر سوال کرے تو امید سلامتی کی ہے  
 اگر دم جاری کی طرف سے آکر جانب دم بند سوال کرے تو خیر نہیں۔ اگر مار  
 گزیدہ اور زہر خورہ کا سوال جانب دم جاری ہو تو جلد اچھا ہو برعکس اس  
 کے برآ ہے۔

ایضاً اگر سوال حالہ کا ہو کہ دختر جنے گی یا پسربنوب دم . وہ پوچھے دختر اگر جانب  
دم پس اگر سوال کرے تو میری یہ ابو -

وہ سراقاعدہ یہ ہے کہ اگر بائیں طرف کھڑا ہو کر سوال کرے دماغ کا  
دم بہت جاری ہو تو حاملہ سپر جنے گی . دختر اسکے برعکس .

ایضاً اگر سائل پوچھے کہ خبر آمدہ شکر دشمن ہے یہ سچ ہے یا جھوٹ پس اگر  
سائل نے جانب دم بہت کر پوچھا ہے تو سچ ہے اگر جانب مہیب کر سوال  
کیا ہے تو جھوٹ ہے -

ایضاً اگر سوال دو آدمیوں یا دو بادشاہوں کے باہمی جنگ ہو کہ کسکو فتح ہوگی  
تو خیال کرے کہ اگر دم جاری کی طرف جاکر جبکہ اس نے پہلے نام یا ہے اسکو  
فتح ہوگی اور دم بستہ کی طرف جبکہ نام پہلے یہاں ہے اسکو ہزیمت ہوگی -

ایضاً جس کسی کا ایک شبانہ روز دم بہت جاری رہے تو نتیجہ اسکا بد ہونا ہے  
اگر پانچ شبانہ روز جاری رہے تو دلیل ہے کہ تین سال عمر سے باقی رہے اگر  
دس شبانہ روز برابر ایک دم جاری رہے تو معلوم کریں کہ ایک سال اسکی عمر  
سے اور باقی ہے - اگر پچیس شبانہ روز برابر ایک سانس جاری رہے تو دو ماہ  
باقی ہیں - اور اگر ستائیس شبانہ روز ایک دم چلے تو پچہتر ماہ دن اگر اٹھائیس  
شبانہ روز ایک دم برابر چلے تو گیارہ دن تیس شبانہ روز سے دو دن - تیس  
شبانہ روز سے کل ایک دن کی عمر باقی سمجھنی چاہیے - اگر ۳۲ شبانہ روز ایک  
دم برابر چلے تو معلوم کریں کہ اسی روز انتقال ہوگا -

ایضاً اگر سائل کسی مہم کے سر ہونے کا سوال کرے اسوقت عامل کا دم اگر اندر  
جاتا ہو تو کھدے کے فتح ہوگی اگر باہر آتا ہو تو دیر میں کام ہوگا -

ایضاً اگر دائیں طرف کے دم چلنے وقت کوئی جملع کرے تو اسکی عورت بچے کے  
عمل رہے اور جو بائیں طرف کے سانس کے چلنے وقت جملع کرے تو اسکی  
کا عمل رہے اور لڑکی پیدا ہو -

ایضاً اگر مرد و عورت دو نوں باہم دوستی چاہیں تو اسکی ترکیب یہ ہے کہ  
عورت و مرد دو نوں لب لب ہوں دو نوں ناک کے تھنے ایک دوسرے کے

مقابل ہوں۔ عورت اکیس بار مرد کے دائیں تھن کے سانس اپنے دم چپکے اندر کھینچے اور مرد دم راست سے نفس چپ اسکا اکیس بار کھینچے اس عمل سے دو دنوں ایک دوسرے کے دالہ و شیفہ ہوں۔

ایضاً اگر واسطے حاجت روائی اور دعوت عمل کے کوئی عمل مشروع کرے تو بروز پنجشنبہ عروج ماہ وقت فجر میں آغاز کرے جلد کام انجام ہو۔  
ایضاً واسطے قبر دشمن کے بروز شنبہ یا سہ شنبہ وقت برآمدن آفتاب تک غرچاند میں عمل شروع کرے۔

ایضاً دم چپ جاری کے وقت صحبت کرنے سے ملوث برصتی ہے اس میں دو یا تین بار جماع کرنا نہایت ہی مضر ہے۔ البتہ دم آفتاب میں اخراج سنی مضائقہ نہیں۔

ایضاً اگر دم راست جاری ہو تو دنگ کی وقت جانب غرب اور جنوب پشت رکھے اور اگر بایاں سانس جاری ہو تو شرق و شمال کی جانب پشت رکھے انشاء اللہ اس کی ضرورت رفع ہوگی۔ اگر دونوں ہی بیا کریں تو دونوں کو نفع ہو۔  
ایضاً اگر دونوں تھنوں سے سانس جاری ہو تو سکودہ لہند سکھن کہتے ہیں اس میں سوائے عبادت حق کے اور کوئی کام نہ کرنا چاہیے۔

ایضاً دوسری ترکیب یہ ہے کہ جب دونوں سانس بہا بر جاری ہوں سانس کو تھوڑی دیر اندر کھینچ کر پھر چھوڑ دے اور غور کرے اگر دم آفتاب غالب ہی تو بہتر اگر دم ماہ غالب ہے تو نیک ہے۔

ایضاً کھانا کھانے میں دایاں سانس جاری رکھنا چاہیے بلکہ پہلو سے چپ پر تکیہ دیکر بیٹھے کہ کھانا نام ہو جس صورت میں غذا جلد ہضم ہوتی ہے اور بعد کھانا کھانے کے پانچ ساعت کے بعد پانی نہ پیئے بعد اس کے تھوڑا تھوڑا نوش کرے تجویز ہے اسکا نفع ظاہر ہوگا۔

ایضاً واسطے اسقاطِ مل کے جانب دم بستہ کر سوال کرے تو عمل برقرار رہے اور جانب جاری میں ساخط ہو جائے۔

ایضاً نشاط کے وقت جتنا سانس کو روکے اتنا ہی لطیف ہوا ہے۔









پہلے ہی پستہ و زینیں اس حکمت حکم  
 شود مضبوط نہ انت زخودن گرچہ درانی  
 سے نفع نہ برآمد مگر پستہ بود بہتر  
 شدہ انداست دم زابل بدعت باجری مانی  
 ایضاً اگر کسی کے ذہن یا دماغ یا سوزش ہو تو اسکو چاہیے کہ اسے لصلح نہار نہ اپنے  
 نہ کہ خواب نہ سپر نہ لے۔ ایسے ہی نہ کے مسوں کے لیے ناک کا پانی لگانا مفید ہے  
 بلکہ ناک میں نہار نہ نہرک میں مگر آئندہ میں لگانا نام اچھ کی بیماریوں کو مفید ہے  
 ایضاً غلبہ رطوبت کے و فیدہ کے لیے کان کی رونق ناک میں رکھکڑی کی تودلغ  
 میں چو سچائیں ناک حرارت پیدا ہو۔ اگر بچہ ہو تو اس کے گلے میں ڈالے۔

فائدہ آدمی کو جو ترشی سوز کرکری ہے اس میں حکمت یہ ہے کہ انسان کی زندگی  
 چونکہ اکل و شرب کی وجہ سے نبات کی ماہیت رکھتی ہے جس سے کہ انسان نوپانا  
 ہے۔ انکی مثال ایسی ہے جیسے کہ درخت کی جڑ میں چند روز ترش پانی دیا جائے تو  
 وہ جاننا رہتا ہے اور اس میں قوت نہیں رہتی۔

ایضاً واضح ہو کہ یہ چند الفاظ با یکدیگر برابر واقع ہوئے ہیں یکساں ہمسایہ یکساں  
 یکساں سے مراد تھوڑا دینا ہے مثل ماہیت معدنیات زمینی گوگرد مثل گس سرخ۔  
 آتش۔ اور جو حقیقت پارہ اور مس پر واقف ہو اور ایک دوسرے کے مزاج میں  
 موافقت کر سکے۔ خواہ نباتات کا جز شامل کر کے۔ وزن آتش حسب استعداد مزاج  
 کم و بیش کر کے ان چیزوں کو قائم النار کرنے سے انکو شمس و قمر حاصل ہو جاتے ہیں۔  
 یعنی چاندی سونے کا بنانا حاجت ناک ماہیت اور خواص اور اوزان معدنیات اور  
 وزن آتش اُستاد سے نہیں پہونچتا اور اس کے روبرو چند مرتبہ اپنے اٹھ سے نہیں  
 کر لیا نفع نہیں اٹھاتا۔

ہیمیا سے مراد اپنے کو غائب کرنا سمجھ دعوت اسماء سے ابین اسم یا جلیل الکبر  
 سے حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ اس درویش نے جہاں ترسہ میں اسکا ذکر کیا ہے او  
 بعض افسوں اُسے ہندی اور بعض تراکیب سے جو درختوں اور جانوروں سے  
 مرکب کر کے بدلت معین ستر بناتے ہیں اور بعض ترکیبیں آگ پر بناتے ہیں۔  
 حاصل ہوتا ہے۔

یہ کیا وہ علم ہے کہ جسکو حاصل ہو جانا ہے وہ قالب کو چھوڑ کر اپنی روح کو کسی دگر





بشری اور وضو کے اپنے سھلے سے نہ اٹھے اور اپنے میں بغض رکھے جو شعور پیدا ہوتا ہے کہاں سے ہوتا ہے اور کیا کیا نظر ہوتا ہے۔ وہ کہاں جاتا ہے اور آنا اس کا آیا سعد ہے یا نخس سے دونوں وجہوں کو شناسی رہے اور وہم کو سودا و غلب میں جا کر خوب فکر کرے اور خیال کو دل کے دونوں پردوں میں مغموم کرے جو کچھ بے نشان سے آواز آئے اس کو نشان میں پا دے اور اس کو بھیراو سے خاصیت دے بروج کو دریافت کرے جیسا کہ وہاں سعد و نخس ہے یہاں صفات حمیدہ و ذمہ میں اور ان کے دور استے میں۔ ایک جانب جلال غفلت۔ دوسرا جانب جمال کبریا۔ جو دوسرہ جانب جلال غفلت سے آتا ہے اس کو دوسرہ شیطانی سے منسوب کرتے ہیں اور جو جانب جمال کبریا ہی سے آتا ہے اسکو بروج الامین کہتے ہیں کہ رواج ملکیت سے سرزد ہوتا ہے۔ پس جو کچھ بروج عالم کبریا میں ہے وہی اس میں ہے۔ جب بندی اسکی شناخت میں مشغول ہوتا ہے حرکت قلب اور حرکت عرش اعظم کواکب کہتا ہے جو متوسط ہوتا ہے اس کو یہ منقول ہوتی ہے کہ عرش قلب انسان میں ہے۔ جو تختی ہے کہ عرش اس کے نزدیک ایک زاویہ ہوتا ہے اس کی نظر میں کچھ ڈرنیں رہتا عالم کبریا عالم صغیر اس کا قلب ہو جاتا ہے۔ جو کچھ پاتا ہے جس ملاحظت سے پاتا ہے بروج سے منسوب کر کے سعد و نخس سے مفاہیم کرتا ہے اور آگاہی پاتا ہے رشتہ کامل کو لازم ہے کہ مرید کو اس حال سے آگاہ کر دے تاکہ وہ اپنے حال پر روشنی رہے اور مینا سے راہ ہو جائے مگر یہ مرتبہ بغیر رعایت و مرکاشفہ و مشاہدہ دل کے حاصل نہیں ہوتا اس کا حاصل ہونا منزل گاہ سبحانی اور لطیفہ ربانی کا حاصل ہونا ہے اس کے شغل کا طریق پہلے باب میں کہا گیا ہے وہاں معاینہ کرے۔

## چوتھا باب

معرفت ریاضت اور اسکی کیفیت کے بیان میں

جانتا چاہیے کہ حکمت جبہ انسان کی فرست ہو اور بنیاد و نہاد اسکی خاک پر نیلیں و مچوین و فیض و جذب فوت آتش سے ہے۔ اور قیام و تخلیل و حرکت و قوت و قیمت و تنفس جس ہوا سے ہے اور اک کلیتہ اور اہیت جزئیہ اور نظم انسانہ





جانا چاہیے کہ جو دو کو بالذات حرکت نہیں اور دل انسان ایک دلیل رحمانی اور  
 لطیف ربانی ہے جب اس سے غریب جانی رہتی ہے اسوقت کوئی حجاب نہیں  
 رہتا۔ ہر دم قدم پر کسی کو وہی نور پر تزیینات و تجلیات کا مشاہدہ  
 ہونے لگتا ہے۔ الحاصل یہ تشریف مشک پر آب ہے۔ یا مشک پر از باد۔ لعل  
 پر ہی میں وہ دوسرے کام کی نہیں ہوتی۔ اس طرح جب یہ فن کھانے اور پینے سے  
 پر ہو جاتا ہے کسی کام کو نہیں رہتا۔ کسل و کوہی بڑھ جاتی ہے۔ عمل کرنا ناممکن ہو  
 جاتا ہے۔ اس لیے چند شے کے ذریعہ سے آہستہ آہستہ ترقی کے ساتھ ہسکوا  
 پاک کرتے ہیں کہ ضرر نہ پہنچے۔ تباہ نہ ہو۔ ورنہ پانی و آب کسب ریاضت سے  
 سب جذب ہو کر بچاؤ اس کے بدن کی مثالی حاصل ہو۔ ثنائیت دور ہو۔ طہافت  
 اس کی جگہ قابو ہو۔ مگر یہ لطافت ان چٹون سے حاصل ہوتی ہے جسکی ۸۴  
 نقد و ہے۔ ہر ایک پتہ کے فوائد اور خواص جیسے جس گریہاں پر  
 چند چلے بیان کیے جاتے ہیں کہ ان سے بھی پورا ہی مقصد مل جاتا ہے۔  
 پہلی شرط یہ ہے کہ آغاز میں کمی طعام اور خلوت اختیار کرے اور اپنی نظر کو  
 نظرون سے بچائے۔ اگرچہ اوایل میں سخت مجاہدہ کا بھی اندیشہ نہیں مگر تاہم  
 اول سختی نہیں چاہیے۔ ہند بیچ مجاہدہ کر کے ہر موسم کے موافق مشغولی کے یہی  
 ایک معتدلی وقت مقرر کرے اور سستی کو چھوڑ کر بلاناغہ کرے ایک روز کو  
 ترک کئی روز تک حیران کرنا ہے۔

## ذکر مہنس

یہ وہ فکر ہے کہ جوگی لوگ اپنے چیلوں کو تعلیم و تلقین کرتے ہیں۔ ان کی پہچان  
 میں اس ذکر کو کرم کہتے ہیں تہذیب عبادت کو دھرم عبادت باؤ ذکر کو کریمہ و دین  
 ہیں۔ ذکر کو کوئی کرمی عبادہ کو دھرمی و دھرماتما کہتے ہیں۔ ان کا شوقی مجبور  
 رہنا ہے۔ یہ لوگ تمام علایق کو چھوڑ کر مجبور رہتے ہیں اور سراور چہ و ست  
 لگا کر صرف ایک ننگولی سے رہتے ہیں۔

جو سواد اور خدا پرست ہوتے ہیں وہ ہستی کو نیستی۔ اور نیستی کو ہستی سمجھ کر

نجر توحید میں فرق رہتے ہیں جو مشوق حقیقی سے پہنچتا ہے اسکو مست جان کر بخوشی قبول کرتے ہیں۔

### طریقہ چلہ

اس کرم کو سچ آسن کہتے ہیں ترکیب ملکی یہ ہے کہ سر اور کمر اور پشت برابر رکھے اور ساقی پر ساقی رکھے۔ ٹخنیاں پائے چپ زہر انتہائے زانو سے راست اور ٹخنیاں پائے راست انتہائے زانو سے چپ پر رکھے دونوں ہاتھ باہم ملا کر مشغول ہو۔ جو سانس آئے اسکو تھکوتہ کہتے ہیں۔ حق سے مراد رب رومی ہے اور تھو سے مراد نفس کا اندر کھینچنا ہے۔ اس کو رب الارباب کہتے ہیں۔ جب رب عیسیٰ رب الارباب کی صورت قبول کر لیتا ہے اسوقت وہ محل تجلی و مشاہدہ و ملاحظہ و معاینہ کا بنجاتا ہے۔ چاہیئے کہ اس ذکر کی ہر طبیعت کرے کفر فتح باب غیب الیغوب حاصل ہو۔

### ذکر الکھ

جب اس کرم میں مشغول ہو یہ چلہ شروع کرے یعنی دونوں ہاتھ بٹھکرائیں ہاتھ کی منہی بند کر کے اسکو سر زانو سے راست پر رکھے پہر دست راست کی کہنی اس منہی پر لگا کر دست راست کی منہی باندھ کر نیچے نکلیہ کر کے دونوں چوڑوں کو ایک جگہ مضبوط کر کے ناف کو پشت پر پہنچائے ناف کی تخت سے دم کو کھینچے اور الکھ کا تصور کر کے ایسی خیال میں گم ہو جائے کہ کچھ جبر ہے۔

الکھ اسکو کہتے ہیں جو نظر نہ آوے اور وہم اور گمان سے باہر ہو ۵ الکھ زنجن کھے نہ کہے۔ جوری کھے تو رہے لنوئے۔

### ذکر کھکتی

جب سالک اس کرم کو شروع کرے تو گر بنجہ آسن بیٹھے۔ گر بنجہ آسن یعنی نشستگاہ باغدا۔ طریق ۱۔ اسکے جلد کے دو ہیں۔ ایک یہ ہاتھ پر سر باہم ملا کر بغراغت بیٹھے دوسرے یہ کہ پائے چپ ایک نانو ہو کر کھٹ پانچ سرسرن رکھ کر زانو سے راست اسنادہ رکھے اور انجھستان پائے چپ شتاتنگ پائے راست سے ملا کر دست راست و دست چپ زانو سے چپ پر رکھے ۵



اس ذکر سے باطن صاف ہوتا ہے فقرائے ہندو اسکو گویا کرم کہتے ہیں۔ چاہیے کہ جبہ بزم احسن کے ساتھ اس طرح کرے کہ دونوں کھٹ پا کو ایک جگہ کر کے انتہا کھینچ کر پختہ کرے۔ ہاتھ پر پست کر مشغول ہو اور سر کو کچ کر کے تھوڑا تھوڑا جنبش دے زبان کو دانتوں میں بند کر کے سخن کے ساتھ ناک سے سانس لے کر جتنا سانس چھوڑے اس سے دگنا اندر کھینچے جبکہ مشقت کر چکا اتنا ہی جلد نفع پاویگا اس ذکر کا وقت بعد نماز فجر یا بعد نماز عصر ہے۔

### ذکر اکوجن

معنی اس کے کشش کے ہیں یعنی با مطلق صوفیہ متعدد کونیو فرماتے ہیں۔ طریق اسکا یہ ہے کہ فہ آسن مجھے اور نیلو فرخانہ آتش ہے اور دم کے باہر آنے کی جگہ ہے چاہیے کہ دونوں سر میں ایک جگہ تخت کر کے نیلو فر کو پیالے اوپر کھینچ کر آتش پیدا ہو کر تمام کثافت کو جلا دے۔ جو کچھ سر غیر ہو خاکستر ہو جائے۔ پھر چند روز کے بعد اسکا نفع ظاہر ہو۔

### ذکر الندسبہ

اسکو مشغول لازمالی کہتے ہیں طریق اسکا یہ ہے کہ دونوں ہاتھ جکڑ کر دونوں سر میں کھٹ پا پر رکھے۔ ہر دو دست دونوں کانوں پر رکھے دونوں انگشت شہادت دونوں کانوں کے سوراخوں میں دے اور نر انگشت پس گوش۔ باقی تینوں انگلیاں برابر کھڑی رکھے۔ اس طریق سے ایک آواز پیدا ہوگی کہ نشان اسکا بے نشان سے ہو اسکی فراوانی کرے۔ اس مشغول کے نہایت منافع ہیں۔ اگر بوجہ استغراق کانوں میں انگلیاں نہ رکھے تو سفوف نفل میں چنبہ آلودہ کر کے دونوں کانوں میں رکھے۔ جیسی آواز اٹھی رکھنے سے ہوتی ہے ویسی ہی اس سے ہوگی۔ اہل سلوک اس آواز کے منتظر رہتے ہیں۔ اس مشغول کے فوائد کثیر ہیں عمل روشن ہو

### ذکر نصیبہ

اس کی ترکیب یہ ہے کہ سر اور کمر اور پشت برابر رکھ کر ہر دو دست برابر کر کے ہر دو انگشت ملا کر زیر منہ رکھے اور دونوں کہناں شکم پر بالاسے ناف رکھ کر اپنے فکر کو اتم الدماغ میں بجائے۔ ام الدماغ ایک سوراخ ہے اسکو فقرائے



کہ ہوا ان میں آجائے یہاں تک عمل کرے کہ تمام اعضا مثل مشاک کے پُر ہو جاویں اور پانی پر چپنے کی قوت پیدا ہو جاوے۔ مگر یہ کیفیت سال بھر کی محنت و مشق میں پیدا ہوگی۔

## ذکر تراوت

مربع بیض کردہ نوں باغیوں کی اونگھیاں باہم پیچیدہ کرے جب ہوا تالو کے نزدیک پہنچے قدرے سخت کرے اور جانب ام الدماغ ناک کو زانگشت سے اندر کھینچے اور باقی اونگھوں سے ناک کی جلد پکڑے کہ ام الدماغ تک سیر ہو۔ پھر تیز سر بر طرف ہو اور مکاشفہ علوی و سطحی حاصل ہووے۔

## ذکر کجری

معنی اس کے در بند کرنے کے ہیں۔ جب سالک اس شغل کو شروع کرنا چاہے تو اہل سفوف تک سنگ و پیل زبان کو باہر نکال کر دو وقتے لے کہ زبان بڑی ہو جاوے۔ دوا مل کر کڑے سے صاف کرے برگ تنبول اصلانہ کھائے۔ ناخن انگشت شہادت و زانگشت بڑے رکھے اور نیچے زبان کے جو دو رگیں ہیں ایک سیاہ دوسری محل ان کو نرم کرے اور زبان کو خلق کی طرف ایسا مائل کرے کہ زبان سورخ تالو میں آجائے اور دم بستہ ہو یعنی زبان ایسی ہو جائے کہ آہر تو تالو کے سوراخ میں جانے لگے اور ہر بہ بینی کو چھوے اسکے بعد سہ جن حبسہ مفید پرستونش سنگام زمین پر رکھے زانو اور ساق باہم چپکائے کف پاے چپ زیر خستین رکھے کہ مجھائے بول دینی بستہ ہو ہر دو دست ہر دو زانوں پر دوا لگو نہ رکھے اور تالو کے روزن کو زبان سے بند کرے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا اس ذکر کے کرنے سے انسان خواب غفلت گرسنگی حرق سستی کا ہلی سردی گرمی موت حیات غمناک جلد کردبات و تصدیعات بشری سے منزہ اور مبرا ہو جاتا ہے۔ سالوک اس سانک کا افلاک تک ہوتا ہے۔

جو گیوں کی اصطلاح میں کجری افلاک کو کہتے ہیں۔ جب یہ ذکر کمال کو پہنچ جاتا ہے جلد عالم اش کے تصرف میں آ جاتا ہے۔ باقی فوائد عمل سے روشن ہونگے۔

## ذکر ملیکا

صبح اودھکرو صبح کرے شرق کی جانب پیچ کر کے منہ آسمان کی طرف کرے اور انھیں  
کھول دے بند کرے ہوا کی خشکی سے آنکھوں میں فیض بیکر بند کر کے اپنی طرف کھینچے  
پھر آنکھ کھول کر ہوائے چند بار اس طرح کرے اور علی الاعقاب ہر ایک مشغول رہے  
ایک عشرہ میں اس کا نفع معلوم ہوگا۔

### ذکر کھنبہ

جو ہوا کہ اعضا پر لگے اس کو بند کرے ام آندھاغ میں بچائے، زور نہ کرے ورنہ اعضا  
بشکستہ ہو جائیں گے۔ آنکھیں کھلی رکھے زبان تالو سے چپکائے سانس نبی کے  
رستے سے آہستہ آہستہ باہر نکالے اس طرح پرستور بالا چند عرصہ تک عمل کرے  
سانس کے اندر کھینچنے کو بڑھاتے کہتے ہیں اور باہر نکلنے کو کھنبہ اور سانس کے چھوڑنے  
کو بھٹک کہتے ہیں۔

### ذکر یہا آسن

برائے قوت رگ و پے و گردن و پشت و مضام طعام و خشکی و رطوبت پہنانی۔  
چاہیے کہ پائے راست ساق ران چپ پر رکھے اور پائے چپ ساق ران راست  
پر نرمی و آہستگی سے رکھے تاکہ عادت ہو جائے اس کے بعد پشت استوار رکھ کر  
ہاتھ زانو پر رکھے اور دونوں بازو استادہ رکھے اور موسم کے اندام کو ہلائے جو اس  
مقام تک پہنچتا ہے اس میں دو بانیں ہو جاتی ہیں ایک کم ہونے دوسرے کھانا

### ذکر جگر آسن

مربع بٹھکر سیدھا ہاتھ جانب کتف چپ گردن پر رکھے اور دست چپ جانب  
کتف راست رکھ کر استوار رکھے سر کو بدن سمیت چاروں طرف حرکت دے  
اور دل سے ذکر کرے۔ جب تک ہونا چاہے ہاتھ زانو پر رکھ کر بازو قائم رکھے اگر  
ذکر سے غافل نہ ہو۔ جب اس نشست سے مشاہدہ عین حاصل ہو شوق بڑھنے لگتا  
ہے اس مقام پر پہنچنے سے وہ امراض جلاوا ہوتے ہیں جیسے جذام برص  
ہسور ناسور و ق و غیرہ سب نذیل ہو جاتے ہیں۔ یہ عمل مجربات سے ہے۔

### ذکر کھنبہ

مربع بٹھکر دونوں ہاتھ پنڈلیوں اور رانوں میں دیکر معلق ہوا اور ذکر فراموش

\_\_\_\_\_

200

وہی کہ جس نے اسے دیکھا ہے وہ اسے دیکھ کر کہتا ہے کہ یہ ایک عجیب و غریب شخص ہے۔  
اس کی ہر بات پر اس کی طرف سے ایک عجیب و غریب جواب آتا ہے۔  
اس کی ہر بات پر اس کی طرف سے ایک عجیب و غریب جواب آتا ہے۔  
اس کی ہر بات پر اس کی طرف سے ایک عجیب و غریب جواب آتا ہے۔

—

[illegible]

پیشکش

www.pearsoned.com.au

[illegible]



برعکس اس کے دختر۔ اور عورت حکم کشت کا۔ کہنی ہے اس سے مثل نباتات  
بایدگی حاصل ہوتی ہے۔ غرض کہ تخم شے دیگر ہے۔

بعض حکماء کہتے ہیں کہ منی رحم میں پڑنے ہی شگفتہ ہو جاتی ہے جیسے کہ زند کھٹالی  
میں پھسل جاتا ہے۔ اس میں اگر عکس مرد کا پڑتا ہے تو رد کا پیدا ہوتا ہے اگر عورت  
کا عکس پڑتا ہے تو لڑکی پیدا ہوتی ہے۔

بعض حکماء کہتے ہیں کہ یہ فضائل سب درجہ غاصر سے ہیں۔ اگر آنش باد غار ہو تو  
سپر پیدا ہوتا ہے اگر آب خاک غالب ہوں ہو تو دختر۔

سالک کو چاہیے کہ ماہیت دم معلوم کرے جیسا کہ اوپر لکھا گیا کہ درشتہ سکہ  
سے بجانب خفیتین رواں ہوتے ہیں اور سکہ جانب صلب رہتا ہے اس سے  
کہ سختک ہوتی ہے اور ہر ایک بند اپنی استعداد کے موافق مستحکم ہوتا ہے سکہ  
سے مراد شعبہ درشتہ ہے۔ اور درشتہ مذکور باہم ملے جلیں۔ اور ایک رگ  
محو یعنی خالی پُر از خون سیاہ و درخشندہ مثل خراطین ماہیت مزاج سے  
مخلوط ہو کر مثل طنابوں کے ہبیا ہوتی ہے ہجگہ درشتہ اور ظاہر ہوتے ہیں کہ  
وہ محل بول و غایط ہیں۔ پھر وہ بند اور ظاہر ہوتے ہیں کہ وہ ران اور بازو ہوتے  
ہیں۔ اور وہ رگ درخشندہ کہ انتہائے لطن و فوق خفیتین ہے ایسی حرارت  
رکتی ہے کہ کوئی چیز مثل اس کے نہیں۔ اس سے ایک بند اور ظاہر ہوتا ہے  
کہ اس کا بیونذناف سے ہوا اور گداس کے معدہ گردندہ ہے کہ وہ ماسکہ آب  
طعام ہوتا ہے اور سر معدہ و بیونذاس رگ درخشاں کا زیر نواف ایک در ہے اور  
تمام معدہ سر رگ درخشندہ گرد پھرنے والا ہوتا ہے۔ اس کی آگ سے آب و طعام  
مثل کشک ہو جاتا ہے اس سے جو بخار اٹھتا ہے وہ چار قسم پر ہوتا ہے۔

اول کثیف رخ جلیق سفید رہتا ہے موافق حاجت نگاہ رکھنا اس کا سفید ہے۔  
دوم اعضا کی تین سو ساٹھ رگوں میں محیط ہے۔

قسم سوم لطیف ہے اس کے بخارات صعود کر کے امالہ مغ تک پہنچتے ہیں اور  
قلب میں بھی منتشر ہوتے ہیں اس کو نفس ناظر کہتے ہیں۔ جو گی لوگ کو ہنس  
کہتے ہیں۔ ہجگہ آیات فوق الذکر ہے۔ مرشد کامل سے معلوم کرے۔

قسم چہلدم۔ قرن ہے کہ دو تجارت سوراخاے بینی سے باہر آتے ہیں یوراف  
راست کا تعلق آفتاب ہے اور سوراخ چپکے تعلق اناب سے۔ دم آفتاب کہ  
انگھا دم ماہتاب کو پتکلا کہتے ہیں۔ دو۔ ہل یہ دونوں لفظ آشا دیکھا ہیں۔ جو دم  
دونوں تھنوں سے برابر چلتا ہے، اسکو گھٹنا کہتے ہیں۔ ۶۰ ف اہل ہند میں اسکو  
ناڑی کہتے ہیں۔ اور اسرار رستہ ۲۸ منازل قراۓہ کامل سے معلوم کرے اور  
شکلہائے کواکب کے کران ان نے صورت پائی ہے اسجگہ پاوے۔ باب ششم میں بھی  
ذکر آؤ گئے جو شخص کیفیت دم اور تینوں ناڑیوں کو معلوم کر لیتا ہے جو چیز کران ان  
میں ہے اسکی کیفیت اور اہمیت اسپر بخوبی منکشف ہو جاتی ہے۔

واضح ہو کہ رات دن میں ایک ہزار چھ سو ساٹھ دم جاری ہوتے ہیں۔ سوتے اور  
جاگتے۔ مگر حالت صحت اور سکون معتدل میں اور بیماری اور مشقت میں کمی و  
بیشی ہو جاتی ہے۔ پیمانہ سانس کا بارانگل کا ہے۔



یعنی ناک کے نچھنے سے آشت سابع تک باقی تینوں آشت

اس سولہ کر بدستور معروف ناپیں یعنی مقدار بارانگل کے دم

باہر آتا ہے۔ مگر آٹھ انگل۔۔۔۔۔ عموماً کر جانا ہے چار انگل گرم اور چار انگل سرد۔  
صوت دم اندر جانا ہے بدن کو قوت دیتا ہے اور جب باہر آتا ہے تو فرحت  
بخشا ہے۔ اور چپنے کے وقت بدستور سرد و گرم بارانگل باہر آتا ہے۔ اور  
حالت زود کرنے اور جماع کرنے کے ۴ انگل باہر آتا ہے۔ ۴ انگل تو اپنے محل  
پر پہنچتا ہے باقی ضائع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پروردگار عالم نے مقدار زندگی تعداد  
انفاس پر رکھی ہے۔ اس لئے حیات کی بنیاد دم پر ہے جب سانس چرے  
ہو جاتے ہیں جب عس ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہر شخص کو لازم ہے کہ انفاس  
کی کمال حفاظت کرے۔

نو گھٹ کو اہل ہندو پناہ مانگتے ہیں۔ بعض اہل خلیق کے نزدیک گورکھ  
سے مراد حضرت علیہ السلام ہیں۔ وہ اس حج فرماتے ہیں کہ پتھر شکوہ۔ دریں نفس  
کی نہایت اجتناب رکھنا ہے۔ در کم چوڑا ہے بلکہ۔ پرک سانس سمیچتا ہے۔

ایک نظر سے صوفیہ کرام نے اسکا ضمیمہ کرتے اور کہا ہے رات دن میں ۴۰ ہزار دم آتا ہے۔ ۴۰ ہزار



طبیعت کو سنبھال کر مصلے پر آکر پتہ کام میں شغل ہو کر عمل کو تمام کرے اور تمام  
دن میں بستہ و جمعی سانس کو جاری رہتے رہے جب مغرب کا وقت آئے بعد نماز  
باویگر شل صبح بچھ کر عمل کرے چند روز میں عیوضات نفس دور ہو گئے اور نفس  
اصلی برقرار ہو کر انقیاد پا جائیگا۔ جیسا کہ فرمایا *بِرَّ لَا يَسْتَوِي الْوَيْحُ فَإِنَّهَا مِنْ نَفْسِ الرَّحْمَنِ*

### ترکیب دریافت کرنے خصال مادہ عناصر

یعنی شناخت نفس از روئے خالی آبی بادی آتش۔ جانتا چاہیے کہ جو کچھ  
آدمی کے خیال میں آتا ہے وہ فیض عالم کبیر سے خالی نہیں ہوتا۔ چار بسیط  
پانچ جوہر اور جو کچھ کہ موائے شامہ سے ہے وہ سب خاک سے نسبت رکھتا ہے  
اور جو جس آب سے ہے وہ پانی سے منسوب ہوا اور جو اجناس آتش سے ہے وہ  
آتش سے۔ اور ان کے سوا جو خیال پیدا ہو وہ روح سے منسوب ہے جب اسکو  
نقطہ کے ساتھ کس کرے۔ علم بل حاصل ہو جیسا کہ دنیاں علیہ السلام نے دستوں  
کے دریافت حال کے پئے کیا۔ سانک ایک گوشہ میں بیٹھ کر ایک سطح کھینچ کر دو طرح کرے  
جو قرار پاوے اسکو کھینچ کر بل حاصل ہو اور جو سائل سوال کرے موافق ترین کے اس  
میں ملاحظہ کرے۔ اگر خاطر جانب موالید ثلاثہ اور شل اس کے بل ہو سانس روک کر  
نقطوں کی ایک سطر کھینچے اور دو طرح کرے اگر ایک بچے نو کندہ کار ہو۔ اگر خطرہ  
آبی ہو تو دو بار جس نفس سے سطر بنا کر کے دو طرح کرے اگر دو باتی رہیں نو کندہ  
کار ہو ورنہ نہ ہو۔ اگر خطرہ بادی ہو تو تین بار جس نفس کے ساتھ تین سطر بنا کر  
تین پر تعین کرے اگر تین بچیں تو وہ کار ہو جائے۔ دولت و سعادت حاصل ہو  
اگر خطرہ آتش ہو تو جس نفس کے ساتھ چار سطر بنا کر چار پر تعین کرے اگر چار بچیں  
تو فائدہ ہیشمار حاصل ہو۔ اگر خطرہ علوی یا ملکی ہو تو پانچ سطر بنو یا کر کے پانچ  
پر جمع دسے اگر پانچ بچیں تو پردہ غیب سے نفع اور بہبودی اور زندگی حاصل ہو۔  
اگر یک بار بہت نہ آئے تو دوبار کرے۔ نقطوں کی تعداد ۲۸ تک ہی۔ جو دو علم  
کرے دو پر قلم لگاتا جائے۔ تین طرح کرے تین پر۔ علیٰ ہذا اقیاس اس طرح عمل  
میں لائے تفصیل اس فن کی بہت زیادہ ہے یہ ایک فن مستقل جدا گانہ ہے

بڑی کتابوں کو دیکھنا چاہیے۔ یہاں چند باتیں اشارۃً بیان کی گئیں ہیں۔ جو دانشمند کے لئے کافی ہیں۔ ان نئی بات یاد رہے کہ اس علم کی بنیاد سوال پر ہے اگر سوال غلط ہوگا جواب بھی غلط ہوگا۔

## پہلے باب

موت چگونگی جسد اور انکی ماہیت کے بیان میں

وضع ہو کہ ترکیب روح جس کیساتھ ایجاد معاشقہ ہے یا تقدراً یا مآخراً اور فیم جسد بنا بر کسی حکمت کے ہے یا انکی خلقت اس کے ساتھ رکھی ہے سب کو شرح بیان کیا جائیگا۔ تاکہ طالبان صادق اور مریدان واثق نفع ادرھائیں۔ صاحب مشرع فرماتے ہیں کہ بعد از موت مہود جسد میں او خال روح ہوتا ہے اور جوگی کہتے ہیں کہ بلاروح کوئی چیز قرار نہیں پکڑتی بلکہ فاسد ہوتی ہے خاسر نقطہ و گوشت و پوست ایکے نہ ہی بلاروح قائم نہیں رہ سکتے۔ چونکہ اس جگہ حکم شرع اور جوگیوں کے کلام میں نزاع ہے جو اثبات فی چاہیے کہ جوگیوں کے کلام سے شبہ بیدار ہو چو کہ یہ ایک باریک بات ہے اسکی تحقیق و تصدیق ایسی ہونی چاہیے کہ جانبیں کے دلوں میں راسخ اور واثق ہو جائے اور حقیقت جسد من الازل الی الابد عیان ہو اور ترتیب و منزل بیان ہو تاکہ ہر خاص و عام کو اچھی طرح معلوم ہو جائے۔ واضح ہو کہ یہ وجود موجود ہے خاصۃً نتیجہ چپ ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ نقطہ جو پہلے پیدا ہوتا ہے وہ قلب ہو اور قلب جانب چپ ہوتا ہے۔ بعض کہتے ترویک و مرغ الغرض جو ہر خاص ہر شخص کا بعروض نقطہ صورت جمائے نام پاتا ہے جب حاصل ہوتا ہے تو جزو نباتی ہو کر اس کا نام روح نباتی ہو جاتا ہے۔ جب ادھام باہمام پہونچے حصول حرکت بارادہ خود ہوئی تو اسکا نام روح حیوانی ہوا جب جسد اعضا کی مقدار درست ہوئی صفت نطق سے مہوون ہوا۔ جب شکم مادی سے باہر آیا انسان ماطن سے مہوون ہوا فنحت فیہ من نفحی اس دم سے مہم ہوا روح انسانی نام پایا۔ اگر انسان جب تک بر سریدو کہ نہیں ہمارا روح انسانی کے کمال کو نہیں پہونچتا۔ اس سبب صاحب مخرج نے ماہیت انکی بیان فرمائی ہے۔



[illegible][illegible]

جب کہ اشیاء منزل طاقت ترقی کرتی ہیں۔ حق ہے۔ کہ یہ حقیقت کو پہچانتے ہیں  
 وسیلہ کر چھوڑتے ہیں۔ جو گونگی جماعت و سید کو پاکر تنبیہانی و منع کرتی ہیں۔  
 کیونکہ جسد سے معرفت حقیقی پیدا ہوتی ہے۔ اور آدمی کہاں سے کہاں پہنچ  
 جاتا ہے۔ جب اسکو کمال اجتناء سے نگاہ رکھتے ہیں۔ اس کے وسیلہ طلعت  
 حاصل ہوتی ہے۔ غرض کہ جو کچھ ہے اور ہوتا ہے وہ سب جسد کے وسیلہ سے ہے  
 اور جو تحقیق اگلے لوگ کر چکے ہیں اس سے زیادہ تحقیق نہیں ہے۔

جو کئی کہتے ہیں کہ جتنی ذریعہ رہتا ہے اس کا وصف بدلتا رہتا ہے اس واسطے  
 نگہبانی بدن کی لازم ہوتی مگر عام لوگ باوجود جاننے فیصلت جسد انسانی کے اس کے  
 حفاظت نہیں کرتے اسی واسطے ہیئت و طلعت بگڑ جاتی ہے جیسا کہ فساد بشر  
 فساد خون ہے۔ اس جگہ مراد بولت کی یہ ہے کہ حفاظت جب حفاظت روح ہی  
 اس واسطے نگہبانی جسد کی فرض ہے۔ وسیلہ معرفت ہے قائم و دائم ظاہر اور باطن  
 اتفاق کرنے والا ہے ساتھ اجسام کے۔ اصلاح اور فساد کو یہیں معلوم کریں یعنی  
 خاک بالہ۔ آب بارد۔ آتش میں حرارت ہو۔ پس اگر یہ جوہر غالب آجاتی  
 ہے تو تمام اعضا موصوفت بصفات خاک ہو جاتے ہیں اور پریشانی خاطر اور نو  
 سفیہ پیدا ہوتے ہیں۔ ہاتھ پیروں کی انگلیاں سخت ہو جاتی ہیں۔ غفلت  
 پیدا ہو جاتی ہے اور ایسے ہی دوسری صورتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اگر رطوبت غالب  
 آجاتی ہے تو کھانسی اور کثرت بلغم و خواب کویل و رکوبت و بدن اور نکام و  
 کسل و کمالی وغیرہ علامات رطوبت ظاہر ہوتی ہیں۔ اگر برودت غالب ہوتی ہے  
 تو الفاظ درست نہیں بگھٹنا قوت گویا بانی کم ہوتی ہے اور تغیر چشم اور علامات  
 برودت ظاہر ہوتی ہیں۔ اور جب آتش غالب ہوتی ہے تو در و سر بے چینی  
 بخوابی خشکی۔ نشنگی زبان وغیرہ علامات حرارت ظاہر ہوتی ہیں۔ پس جب  
 اس قسم سے فساد ارکان ہوا تو حکمت اجسام اور اس کا قیام اور بقا دفع ہوا۔  
 انقض جب ایک ٹن میں سے پریشان ہو یا دو باہم جچ ہوں تو ان کو اس طرح  
 سے شناخت کرنا چاہیے۔ اگر آتش و آب باہم مترج ہوئے ہیں تو آتش  
 پیدا ہوتی ہے۔ اگر آتش و خاک مزاج میں ایک ہو جاتے ہیں تو آتش



سخت پیدا ہوتی ہے۔ طیب اس کے علاج سے عاری ہو جانے میں یا باوجود تک  
و اہلہائے بدن وغیرہ... پیدا ہوتے ہیں۔ جب آب و خاک کا مزاج نہیں  
استراج ہوتا ہے تو قصور ستہ ضروریہ میں پیدا ہوتا ہے عجز اور اندکی ظاہر  
ہوتی ہے۔ امر ارضہائے گوناگوں ظاہر ہوتے ہیں۔ آخر میں جسکا نیچر گر ہو  
ہے۔ جب مزاج خاک کا استراج ہوتا ہے تو ترومانگی جب جاتی رہتی ہے  
جب مثل ایک خشک کے معلوم ہوتا ہے غائب وغیرہ امر میں پیدا ہوتے ہیں  
آخر میں چہرہ کی ہنیت بگڑ کر جذام پیدا ہوتا ہے۔ درودہ حالت ہو جاتی ہے کہ  
جس کا نیچر گر ہوتا ہے۔ تجلی ذاتی و صفاتی بند ہو جاتی ہے۔ اور پھر یہ  
مضوری و مضوری نہیں پاتا۔ علت نساؤ کو سد و عی کی رکشہ سے معلوم فرمیتے  
میں اور اسکا متبع کرتے ہیں لفظ انسان میں جو بہ لطیف ہو جب دوسرے لفظ عارض  
ہو انقطہ بنقطہ مقام انجا و پہونچا پھر وہ انتقال کر کے حیوان ہوا اس نے وظیفہ  
اپنا طلب کیا اور وہ وظیفہ اسکو تا اتمام رحم مادر پہونچتا ہے جسکی وجہ سے  
جدا انسانی بڑھتا ہے اور باطن سے فیض پاتا ہے اس مثال بے مثال کہوں  
سمجھنا چاہیے کہ مثلاً دخت جو کہ بظاہر اسکو اکل و شرب نہیں ہے و لیکن  
باطن اپنی کام میں قاضی ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيًّا کے فیض پاتی  
میں اگر یہ نہ ہو تو ترمی و تازگی و طراوت و حلاوت و نرمی جاتی رہی خاصکر انسان  
کو مگر وہ د و وجہ کے ساتھ برقرار ہے۔ ایک از رو سے روحی دوم از  
رو سے معاش یا معیشت کے ترکیب نگاہیسانی جسکی افز و ختن تجلی جسمی سے  
کہ ارواح اور اجسام سے مشترک ہیں معلوم کرے کہ جدا انسانی مثل ظرف کے ہی  
اور مزاج مانند روغن۔ مثال اسکی مثل چراغ پر اند و غن ہے اور جی بھی اسیں  
جتنی ہے تو روشنی اسکی پوری پوری ہوگی اور اگر ان میں سے ایک میں ہی قصور  
ہوگا تو روشنی بھی ناقص ہوگی۔ یہ مثال کافی ہے۔

در نہ یوں سمجھنا چاہیے کہ حفاظت بدنی حفاظت آب منی پر موقوف ہو کہ سوٹے  
از را جہانیاں کا پانچ چیز پر ہے۔ وہ پانچ یہ ہیں۔ اول حفاظت آب منی دوم  
حفظ ال ریحان سوم حفظ ال مزاج اخلاط۔ چہلم حسن معاشرت۔ یشم اسماح

اکل و شرب۔ لطافت لطافت سے اور کثافت کثافت سے پہلی نہیں ہوتی جب تک ایک کیفیت کے مقابلہ میں دوسری کیفیت نہ ہو اور نہ وہ کا یہی ہی سبب ہیں کہ لطیف برعکس کثیف کے ہو۔

عالم صغیر چار طبائع سے مرکب ہے۔ عالم کبیر اصل منشا انعام اشیا کا عالم صغیر میں صورت بند ہوا وہ بند اخلاط و بدو ہیں۔ اور اصل تخم ہے کہ وہ مٹی ہے کہ جو پشت پدر سے آتی ہے اور جب وہ باہر آتی ہے تو نفس ناطقہ بھی بہ سبب تعلق باہمی کے اس کے ہمراہ آتا ہے اور قوت حیات پیدا ہوتی ہے جیسا کہ چراغ جلانے وقت ہوتا ہے ایسے ہی نفس ناطقہ آب مٹی سے تعلق رکھتا ہے اور بنیاد اس کی قائم کرنا ہے جیسا کہ زمین میں جب تخم پڑتا ہے تب اوگتا ہے۔ ہوتا ہے پیدہ کرتا ہے استعداد تندرست اور شاخوں اور پتوں کی ظاہر کرتا ہے ایسا ہی کہ اس کو رحم مادر فرود مٹی ہے کہ اس کو جذب کرتی ہے وہ اعتدال قبول کر کے بواسطہ گرمی رحم نطفہ خون ہوتا ہے بعد اسکے حرارت اور پیوستہ ہو لگاتی ہوتی ہے اس سے پھر وہ بچہ ہو کر صورت گوشت قبول کرتا ہے اور گیس پیدا ہوتی ہیں نان عظیم یعنی ہڈی ہڈی خون جنین برافان حکم جنین میں پیوستہ غذا ہوتا ہے جس سے بالیدگی حاصل ہوتی ہے۔ بہیت جنین کی یہ ہے کہ مثل درخت سرنگوں تن اس کا بالاشاخیں گتھی ہوئیں پیرا پیرا پیرا راست کے رکھے دو نوچوڑ دو نوں پیرا پیرا رکھے کت دست دو نوں کا نوں پر ناف معلق دو نوں پیرا پیرا سر بلکے سر دو نوں رانوں میں اگر یہ ہوتا ہے تو پشت اس کی جانب شکم مادر ہوتی ہے۔ دختر کے برعکس قوائے راجہ سے اول ذوق یعنی فالقہ پیدا ہوتا ہے۔ بعد اس کے بیانی بعد اسکے شش بعد اسکے مشنوائی۔ بعد اس کے جس شش۔ اب حکمت کثرت سے جماع نہیں کرتے صرف برائے حمد و ثناء حق تعالیٰ و توالد و تناسل۔ مگر نیکہ تیس سال کے جماع کرنے کو منع کرتے ہیں۔ انتہا بعد چالیس سال کے حکما حرام کہتے ہیں اس واسطے کہ زیادہ ضعف لاتا ہے۔ بلکہ صحبت عورت کی نزدیک حکما کے منہ زہد سوت کے ہے کیونکہ شال اس کی مثل چراغ کے ہے یعنی جب قدر تیل چراغ میں سے ختم ہوتا جاتا ہے اتنی ہی روشنی اس کی کم

ہوتی جاتی ہے۔ اگر مداد اُس میں اور نیل پڑتا رہے روشنی پرستور رہے گی  
پس جسوقت کہ منی نکلتی ہے برودت غالب ہوتی ہے رطوبت کم ہو جاتی ہے  
حرارت متعطل ہو جاتی ہے۔ کسی شے کو اس حال میں قوت نہیں رہتی کہ خاک کو  
تر و تازہ رکھے نام مغلوب ہو جاتی ہیں۔ یہ بوست و بغم غالب آجاتے ہیں بنیام  
صورت کا بواسطہ اعتدال، اختلاط اربعہ ہے جب یہ صرف ہو جاتی ہیں موت  
حاصل ہوتی ہے۔ جانتا چاہیے کہ بوست خاک کی کسی طرح دفع نہیں ہو سکتی  
جب تک منی زیادہ نہ ہو۔ اور اگر خون بھارت و برودت زیادہ ہو دوسری اشیا  
کہ معوی جسد ہیں اُن سے صلا تا زنگی پوست و قبض پوست حاصل نہیں ہوتا  
جب منی زیادہ ہوتی ہے تر و تازگی بھی بڑھتی ہے اسکی کمی کے ساتھ برودت  
و بوست ایک ہو کر مزاج موت پیدا ہوتا ہے البتہ واسطے حفاظت کے  
گندم و گہی و گوشت گو سپند مرغ و برنج اس امر میں بخود اور زردی بضمیر مرغ  
نیمبرشت نہایت موثر ہیں یا اور دوسری اشیا رسولہ فی تناول کریں اور  
حفاظت منی سے غافل نہ رہنا چاہیے جب یہ نہیں رہتی یا کم ہو جاتی ہے تو  
ضعف ہو جاتا ہے عبادت آہی بھی نہیں ہو سکتی درماتے حسن تعلیمات و  
معرفت بند ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے ضرور ہے کہ جس سے منی زیادہ ہو وہ  
چیز کھائے اور اس کی بہت محافلت کرے بعض جاہل غافل ہو کر شہوت  
میں پھینچ جاتے ہیں اور اس کی خاصیت کو نہیں جانتے کہ منی کے نکل جانے  
سے آدمی کمزور اور افردہ دل ہو جاتا ہے۔

دوسری ترکیب حفاظت کی یہ ہے کہ بھوکہ و گوشت نشینی اختیار کر کے  
ترک صحبت مردمان و زنان بلکہ ذکر زنان سے بھی پرہیز کرے اکثر اوقات روح  
حیوانی کی طرف نظر رکھے کہ مسکن اسکا معدہ ہے انتہا رام الدماغ تک اُسیں  
فکر کرے اور نفس کو اس جگہ جکڑ دے اور ایسا معلوم کرے کہ خون بدنی بصورت  
آب سوکھے درخت کو پانی دیتا ہے اور اپنے تن کو آب حیات کے ساتھ  
قوی کرتا ہے باقی فوائد مبرکہ سے معلوم کریں۔

## ساتواں باب

دہم کی معرفت میں

جانتا ہوں کہ وہ سلطان ہے بے نشن کا آستان جنب کا نشان ہر معنی کا  
برہان اور مرکب عشق ہے، اور مجھ سے واقف اور برہان و برہانک بیان کرنے والا جو چیز کہ  
دال ہو اس کے نزدیک۔ نول ہشیا جمال، اس کے نزدیک آسان برہان کے گمان  
کا یقین بڑھانے والا بعد کا قریب رکھنے والا۔ جانتا چاہیے کہ عالم کبیر یہاں  
بامعنی عالم صغیر کا بیان عیاں ہے۔

جب بغور دیکھے اپنے میں پاوے سَنُو مَسْمُومِ الْاَلْفَاقِ وَفِي النَّفْسِ مِ  
اس سے غافل نہوں در نہ محبوب ہو یا بیکُنْیَ کُنْتُ تَرَا بَا کَرِیْمٌ اَلْقَدَمَتِیْ بِحِجَابِیْ جَوْنِ  
رہے۔ چاہیے کہ عالم کبیر و صغیر کو پہچانے اور دھل جیفی ہو اور دوسے علم اجمالی و  
ازدو سے علم تفصیلی ایک ایک کر کے پاوے تمام دوار کا ایک دائرہ آرام کے ساتھ قرارت  
اور اگر یہ نہیں ہوتا، اسکو برہم کرنا ہے اور جو وہ نہیں ہوتا یہ مجدد ہونا ہے بنیاد نہا  
علم مرکز پر ہے وہ چیز زمین تک ہے۔ مگر اس جگہ تاثر ہے اس جگہ اثر اور دہم کو مصلح  
فقرائیں اعتقاد و یقین و گمان و خیال کہتے ہیں جو کچھ کرنا در نوع ہو اس سے حاصل ہو  
مثل اجابت دعا و تاثیر افشوں و سیما و سیما وغیرہ۔ جب یہ حال میر ہو مقصود حاصل ہو عمل  
انکا ہفت شکل برقوق ہے چنانچہ کا عالم کبیر برقوق ہے ہفت پیکر پر جلیکٹس ہوتے ہیں جاسے  
تقریب انکا جہانیں کھجائے یہ ہفت پیکر جلال میں جیت موت کڑائی میں ایک بیت فص کھان فیتے ہیں عالم  
صغیر و کبیر ایک صورت معلوم ہوں ایک اُن شکلوں سے یہ ہے کہ ایک لوح یا چیز  
سفید بناوے اور جس شکل کا تصور و فکر کلاس رنگ کے ساتھ کہ جس کا بیان آگے  
آئے گا اس پر بناوے اور اسکو بغور دیکھے تاکہ صورت ثابت طور پر نظر آوے بعد اس کے  
نقش اس صورت ساتھ اس رنگ کے کہ باطن میں ساتھ اس موضع کے کہ ذکر کیا  
جاتا ہے تصور کرے اور اُن صورت کو سرٹ کیا تھکھینچا پیسے اور ثبت کن نہ لکھ لکھ جانے میں  
برایک ان اشکال کا قن آدمی میں محال و رفت م ہے۔ ورنہ کلمات کو کہے جانے میں  
بکا و رکھے اور معلوم ہو کہ انسان کو حق تعالیٰ نے دو تجلی کے ساتھ آہستہ کر کے

معنی حقیقت اس پر مقرر کر کے جو کچھ کہہ رہا تھا۔ وہ جو کچھ کہہ رہا تھا۔ اس کو  
 رستہ عدم کا دکھایا۔ وہ جو کچھ کہہ رہا تھا۔ اس کو رستہ عدم کا دکھایا۔ وہ جو کچھ کہہ رہا تھا۔ اس کو  
 کہیں۔ اکثر وہاں سے خدا۔ اس کا تشریح کو کشف کہتے ہیں اور ربیان ہند۔ جوئی لوگ  
 ہیں ان کا کشف بھی موافق حال محققوں کے ہے اگرچہ زبان و وسری ہے مگر بیان  
 وہی ہے بندگان اہل ہندو نے کہ جوگی و سنیاسی کہلاتے ہیں چند الفاظ و محل و مقام  
 مقرر کی ہے۔ جب ان الفاظ کو دل میں یاد کرے الفت پیدا ہو اور اختیار ہمہ ہونے  
 اشکو الیکم غافل ہو اگر اس کی نگرانی کرے غور سے غور میں صاحب کشف و ولایت ہو  
 احوال او یانے مقررین کا نظارہ ہو دو کلمات سات ہیں ہر ایک باہم و یکجہ ہوتے  
 ہیں اگر ایک پر بھی متصرف ہو جائے جہاں پر متصرف ہو جائے کہ وہاں ہوں۔ حجابات  
 اٹھ جائیں۔ کلمہ اول ہوم۔ ہے۔ ہوم کو مصلح فقراے ہند میں یارب و یا حافظ  
 کہتے ہیں۔ یعنی پروردگار و نگہبان۔ اسم کوئی اسکا نزل ہے۔ بساط اس کی فلک نشتر  
 ہے مابین اس کی فلک نجات ہے۔ اگر عمل مسطور کو سخت تصرف میں کر لے تو  
 تصور کے ساتھ عین مقصور ہو اور صاحب تصرفات ہو کہ دوسرے کی مجال نہ ہو  
 کہ اس کے مقام کے قریب بھی آ سکے جس کو وہ دوست رکھے آزاد کرے جو اس کے عدد  
 ہو وہ سختی عذاب و عتاب ہو۔ صاحب غفل ایسے مقام پر پہنچے کہ آ بات غیب  
 و شہادت ہو۔ سخن اس کا حجت متین ہو۔ حال اسکا اہم ہو۔ روشنی اس کی متجلی  
 ہو کہ کسی کواں میں نظر و دخل نہ ہو نہ اس غفل تصور کو پہنچے کہ محل اس کا مقدر ہے  
 فی مقعداً صِدْقٍ عِنْدَ ظِلِّكَ مُقْتَدِرٍ اسکی جگہ ہے۔ جب اس جگہ کے علیہ کو محل فکریں لاتا ہے  
 تجلی محل پیدا ہوتی ہے۔ جب چند روز میں اسکو قرار ہو جاتا ہے تو نور آتش ہو جاتا  
 ہے۔ یہاں تک کہ تصور کرنے والا عین آتش ہو جاتا ہے بعد اس کے وہ آتش  
 مبدل بر سیاہی ہو جاتی ہے ایسی سیاہ کہ سیاہی کا تو اس میں دخل نہیں ہوتا۔ مگر  
 ہر رنگ سیاہی ہوتی ہے دائرہ دار جب ہوتی ہے اس دائرہ کے چھ در ہو جاتے  
 ہیں خود ہر رنگ خواہ رنگ برنگ سالک سرنگ ہنگ کے ہر رنگ ہوتا ہے چودہ  
 طبق روشن ہو جاتے ہیں دائرہ اس کا شل چاہ کے ہے دریافت کرنا اس کا  
 مانند پانی کے ہی اور تیر کا شل ماہ کے ہے کہ ہر رنگ کو پھر کر آخیرا کہ ہے اس کے دو خانے اور





صورت پکڑنا ہے کہی بلند ہوتا ہے خطبامی سے درخشاں مثل زکے۔ جلیطان  
 وہم اس کو صید کرتا ہے اٹھ کر وہ جاب ہو کر وہ جاب ایسا فرخ ہوتا ہے کہ کہہ دینا  
 کو اپنے تخت میں لانا ہے جب اس تہ کو پہنچتا ہے تمام معیات ظاہر ہوتی  
 ہیں تمام موجودات بخود اپنے علم سے بالقیاس کہی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام  
 موجودات اس کے پہلوئے عظمت میں ہیں کبھی ہر ایک اپنی صورت میں ہو دیا ہوتا  
 ہے کبھی ہر ایک اپنی صورت پر شید ہوتا ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ نہ فنا سے ضرر  
 نہ بقا سے اثر کبھی دونوں صفت کے ساتھ متصف ہوتا ہے وہ موصوف بعفت



خود ہو جاتا ہے داروات مذکور میں شکل پر تصور کرے  
 ایضاً جاس سے گزریے نواد دل پر پہنچے کو لطیف  
 ربانی نمونہ آگینہ حضرت سبحانی ظاہر باطن ہے جو ہر

معنی سے متلون ہے بصفات نیر دانی آیہ من آیات اللہ حضرت ہمدانی ہے  
 اس کے واسطے عالم غیب و شہادت ہمدانی و محبت متین ہے۔ برہان سلطانی  
 جو کہ عرش اور جو کچھ ہمیں ہے مثل دانہ رائی کے دکھائی دے سا کہ چاہیے  
 کہ اس پر بھی سیر نہرا گئے قدم رکھے سب لوگ ان اسماء الہی سے کہ ہندی زبان  
 میں مشغول ہوئے ہیں حصول باطنی کا معائنہ کرتے ہیں تعین و تجلی دونوں پاتے  
 ہیں ہمیں غوطہ کھا کر غواض دارا بیت ذات و صفات بالصفات خود معلوم  
 کر کے اپنے سے ایسے بنو دہوتے ہیں کہ اپنی بے خودی سے گویا خود ہو جاتے ہیں  
 اور ہم ہندی پر وہ غیب سے لاریب عیاں ہوتے ہیں بدیں تلفظ ترین سرین  
 بعض محققان کامل اس راہ میں اگر تحقیق کے طور پر خاص و عام سے بیان کرتے  
 ہیں معنی برد و الفاظ کے یہ ہیں یا تمس یا جیم رحمان ذکر قطب الاقطاب کے اعلا  
 عرش قطب ہی باطن سے فیض لیتا ہے اور باد و نار عرش فیض دہندہ ہیں وہ نار  
 عرش کہ عبد الرحیم ہے وہ باذل عام ملکوت و ملکات ہر چیز کی استعداد پیدا کرنے  
 والا باطنی فیض دیتا ہے ضیاء عالم و خاص اس سے ہے بعد ظہور موجودات کہ  
 اسماء الہی بصورت کوئی ہو کہ ساتھ اس لباس کے لبوس ہو اسم کوئی ہر دو کس  
 میں آفتاب جہان ہو کہ کسی چیز کو پہناں نہیں رکھتے و سلطان کا دونوں سلط ہیں



دل دلیل ہے حال باطن کا پس جو کوئی دل کی معرفت پر پہنچتا ہے وہ عارف ہو جاتا ہے۔ یہ مقام سوائے انسان کے کسی کو سیر نہیں جس نے یہ طریق پایا۔ اس نے دل کو پایا اس کی حالت اور کیفیت اور بزرگی پر مطلع ہوا وہ عارف ہوا شکل اس کی مخدومی مثل کجاہ کے ہے اس میں دو سکن ہیں ایک مقام روح و دوسرا مقام خون اور مثل گل موزنہ کے اس میں پردے ہیں جنکو اہل ہند بکھر دی کہتے ہیں وہ چھ ہوتے ہیں یعنی گل کنول۔ پس جو چھٹے پردہ دل پر پہنچا اس کی نظر میں شفاف رنگ آتا ہے اس حال میں بخود شنید و بوید ہوتا ہے خود شاہد حال ہو کر اس کا دھل ہو جاتا ہے جب اس سے گزرت و سطوال ہوا آوے کہ سویدار معرفت کا عینہ کر کے کبھی بالکل گم ہو جاتا ہے۔ اس سے گزرتا کہ گمان حق آتا ہے اپنے یقین کے ساتھ اس سے گزرتا کہ یقین رہتا ہے مگمان جب اس سے آگے قدم رکھتا ہے ہوسیت آجاتی ہے اور خود ہوا ہوسیت جاتا ہے ازل الازل اسکا نشان ابد الابد اس کا بیان ہوتا ہے۔ جب اس سے منزل کرے کہ عرش کو آزادی خود پارے۔ جب اس سے منزل کرے قسب بن صورت عرش دکھائی دیتا ہے اسے پیش پس ہر روز رکھے کہ اس میں عالم دکھائی دیتا ہے اور علم بالذات عالم معلوم و علم بالکدیر قدم ہے جب سیر نظر کرے خود پنہاں ہو کر حق کو دیکھے عین عین ظاہر ہو کر طرف بھی چاہیے کہ ظاہر باطن کو باہر ملا ہو دیکھے اسرار اس شغل کا عمل سے روشن ہو گا وہ شکل یہ ہے۔



ایضا جب یہ مقام حاصل ہو جاوے قدم سوز و سادہ میں رکھے ساندہ بر معنی اسکا سن ہو اگر ندہ بر صورت اسکا ذیل ہو جب صورت دمعنی باہر ایک ہو کر نہایت بر کی پکر ہر ایت کی چھوڑ کر ابتدا و صورت ہمارے

بوند بنائے صورت اسکی مثل اپنے حال کے حوالہ پر جس کے رکھے بر سبب جہاں نیوی سے چوٹے۔ جڑت ہے جس سے شنتا ہے ہر کہ شنید از شنید ہر گوید زوید بر کہ دیر ازوید کا سنون ہو جاتا ہے۔ ساک مہن متفرق ہوتا ہے۔ و شغل عشق ایسا دیر سما جاتا ہے اور دوزخیت ایسا آگستا ہے

کہ بخود ہو جاتا ہے ہر لمحہ نظارہ روئے انور معشوقِ حقیقی سے مست و سرشار۔  
 رہتا ہے پر یہ دولی کا بالکل اٹھ جاتا ہے لچل لچلی دجھل جھلی ہو کر  
 فرق درمیان سے اٹھ کر اپنی ویدیاپ ہی کرتا ہے اس جگہ اسرارِ الہی سے ایک قسم  
 زبان بندی کہ فقرائے اہل بنو دینی مصدر الموجدات مانتے ہیں ساتھ جو ہر  
 خاص کے جب یہ رنگ پکڑتا ہے جلد جہان رنگ میں جاتا ہے اگرچہ عود کرتا ہے  
 بہر حال پھر تانہیں لگے مشکثو جاتا ہے پس حجابِ زردی ظہور اسکا ہے خود  
 تو غائب ہو جاتا ہے مگر اور کوئی چیز اس سے غائب نہیں رہتی عجیب سر ہے اسرار  
 الہی میں کما سکا عامل خود غائب ہو کر جلد موجودات پر آگاہ اور عین ذات میں  
 مجاتا ہے وہ لفظ ہندی یہ ہیں الٹی یعنی خود آیا خود معائنہ کیا اپنے کو عینِ الہی  
 اور عربی زبان میں اسکے معنی محیط ہیں کہ احاطہ ہر چیز کا اسکے تحت تصرف ہے  
 جب سالک اس مرتبہ پر پہنچتا ہے خلائق اس کے دیکھنے سے دلہنہ اور خوش ہوتی  
 ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ تمام خلائق اس کے کم عدم میں ہوتی ہے اور وہ سب  
 پاک ہوتا ہے کبھی اثرِ بشریت سے نکل جاتا ہے طریق اس تغل بک اس طرح ہے کہ  
 انتہائے سراپدائے صدر و وسط عنق کو طعوم ہے وضع اس کی بہت ہے کہ مثل  
 طاقہ اس صورت پر کہ نہ سپید ہے نہ لعل مثل چہ جگہ کے بیٹھا ہو سب سے اٹھ  
 دہوئے اپنے حال میں حیران ہو کہ اس بک پہنچے اس کو پہنچا دے جو اس سے  
 نہ پہنچے کہے کہ میں واقف حال نہیں ہوں اس مرتبہ دلا اور اپنی جوہر اور کب  
 کو پہناں رکھتا ہے گمراہان زمین کی کیفیت اس سے پوشیدہ نہیں ہوتی جو  
 سالک اس تغل کو کرتا ہے حرکت جلد بروج کی ٹھک کان میں آتی ہے بلکہ سالک کی  
 یہ کیفیت ہو جاتی ہے کہ ہر بُن ٹوشل باصرہ و سامع کے ہو جاتا ہے اور یہ خوش  
 و خرم رہتا ہے دونوں جہان سے بے پردہ اوقات و احوال عالم اس سے نہیں  
 نہیں رہتے اور دیگر فوائد اس کے بے شمار ہیں کہ جو ریاضت کرنے سے حاصل  
 ہونگے جب شکل کی صورت بناتا ہے تجلی صورت پکڑتی ہے۔ اور سالک اس  
 میں ایسا گم ہو جاتا ہے وہاں تک گمان ہی نہیں پہنچ سکتا۔ اسے معبود  
 روزگار اپنے کو اس میں ایسا مشغول کر کہ مطلب برآ رہی ہو اور ساتھ اس شکل



ایک ایک سے آگے ایک ہر ایک جو کہ ہر ایک دیکھے۔ غیب و شہادت خود دکھائی دے  
 کبھی چھٹی دیکھنی دے شبہ۔ غنوں کیفیت معانیہ ہو کبھی لباس چنی دیکھنی  
 و شبہ و نمونہ میں آجائے نہ اوس سے اثر نہ اس سے اثر ہو بودگی تا بودگی سے وہ  
 حضرت منزو ہے جو کیفیت نہیں بیان کی گئی۔ اب شغل کا طریقہ معلوم کرنا چاہیے۔  
 واضح ہو کہ جو گروں کی اصطلاح میں رب روحی کو کہتے ہیں رب الارواح  
 کو برہم کہتے ہیں۔ جو وقت فطر رحم مادر میں پڑتا ہے طلعت رب روحی انارباب  
 اس فطر میں جو وصف پیدا کرتا ہے اس کو کہتے ہیں اور اصطلاح مشائخ میں  
رب روحی کہتے ہیں وہ فطر و معنی علقہ ہوتا ہے بعد طلعت آہنس ناف میں قرار  
 پکڑتا ہے براہ ناف شکم مادر میں خون حیض سے فیض پہنچتا ہے اس کی وجہ  
 سے وہ اپنی تکمیل میں فانیض ہوتا ہے تمام علقہ باستعداد خود ہر جانب و ہر جگہ  
 سے ساتھ ہر عضو کے قابلیت پکڑتا ہے بعد وہ ہنس کر رب روحی سے ہے  
 ناف کو چھوڑ کر سر میں آتا ہے تو سر ہیٹا ہوتا ہے سر میں ہر وہ ام الدماغ کو ہیٹا کر  
 ہے جو شل پردہ اندرونی با دام کے ہے اوس میں جہاں ایک کیفیت پیدا ہوتی  
 ہے اس کو روح و اعلیٰ و ضمیر و ہنس کہتے ہیں زبان عربی میں یاحی کہتے ہیں  
 جو وقت جبکہ انسان کامل ہو جاتا ہے وہ ضمیر شل چراغ روشن کے تجلی دکھائی  
 دیتا ہے ہر شیارہ اوی و فطرت لازمی ہوتی ہے الابوقت خواب کے پیچھے  
 اس کے ایک تاریکی ہے اس میں طاقہ یعنی پردہ آجاتا ہے کہ روشنی کو مسدود  
 کر دیتا ہے پھر وہ تاریکی آنکھ میں پہنچتی ہے اور آنکھ کو غافل کرتی ہے پھر نہ بکلی  
 دل صوبہ میں پہنچ کر دل کو محمول کرتی ہے بعد اس کے وہ تاریکی دل بنیاد فری  
 میں رجوع کر کے اکو بیہوش و بجز کر کے دماغ سے سیر کرتی ہوئی تار اعصاب و شریان  
 کو غافل کرتی ہے سب عادت پر آتی ہے اس کو خواب کہتے ہیں اگر باجمل ہوتی  
 ہے تو موت کہتے ہیں یعنی الغوم مع انوت عبارت اس سے ہے۔ اس طاقہ میں  
 طلعت رب روحی ہے ہمیشہ اپنی شکل میں روشن اور نور سے کسی کی روکھنی  
 تمام جہد میں۔ یہ اس سے تار جہد و ترقی روح ہوا۔ جب ایسی کیفیت کا حلقہ جہد  
 نہ ان میں حاصل ہو جاتی ہے وہ شعل اپنے مرکب کی طرف رجوع کرتی ہے۔ تن

میں قلیل ہو جاتی ہے۔ جس گھر میں چلے نہیں رہتا، اس میں اذیت ہو جاتا ہے  
 جب طلعت رب رومی نہیں رہتی تو پکار دینے شکر ہو جاتا ہے جو کہ کہ اسیت بہت  
 و نہایت نہیں ظاہر کی گئی۔ طریق سیر و سلوک کا معلوم کر لیا ہے کہ پہلے فکر کو برقرار کر کسی  
 جانب متفکر نہ ہو سوائے اس طریق کے اس میں سلطان و ہم ہے جملہ فرائض میں کہ  
 مثل کوکب کے دغشند و تحت خیال میں تصور کرے کہ ساتھ اس کے شرارہ و نظر دوسے  
 آخر کو ایسے ہی اس جگہ دکھائی دیتے ہیں بعد چند روز کے وہ کوکب متفرق ہو کر کل  
 ایک ہو کر چاند ہو جاتا ہے روشن تر بجلی ذاتی کے قریب تر جیسا کہ رسول علیہ السلام  
 نے خبر دی ہے سَتَرُونَ رُكْبَةً كَمَا تَرُونَ الْيَمَّ يَكُونُ الْبَدْرُ جَبَّ يَتَمَّ بِرَبِّهِ  
 سالک کو حاصل ہو جاتے ہیں اس کے بعد بجلی انسانی حاصل ہوتی ہے چنانچہ  
 حدیث نبوی ہے رَأَيْتُ رُكْبَةً فِي لَيْلَةِ الْمِعْرَاجِ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ بَدَرٍ  
 أَمْرُودٍ قَطْطَةً فَوْصَمَ يَدَيْهِ عَلَى كَفَيْهِ فَوَجَبَتْ  
 بَكْرًا أَنَا مِثْلَهُ فَعَلَتْ مِثْلَهُ أَعْلَمُ الْآدَمِيِّينَ وَالْآخِرِينَ  
 جب یہ واقع اس کے حال پر واقع ہوا سوقت جانے کہ پایہ ولایت پر پہنچا اور  
 سرایہ توحید میں کریمین عاشق و معشوق جو شہید ہو کر پیار و مسکن ہو کر جھم  
 شرا باطن کو نوش کر کے حال سے بے حال ہو کر دیدہ و نامحسوس سبکدوش ہو کر کامل ہو جاتا  
 ہے جو کوئی اس سالک کو دیکھتا ہے اسے نزدیکی حاصل کرتا ہے اور جو اعتقاد  
 و خلاص سے اسکی صورت دیکھتا ہے گویا بجلی خاص کو دیکھتا ہے۔ بیت  
 اگر بجلی خاص خواہی صورت انسان ہیں ذات حق را آشکارا اندر خداں میں  
 اس حاصل جب سالک اس شغل کو شروع کرتا ہے اس کے حضور میں سفیدی آتی ہے  
 وہ سفیدی مگر آب منی کا رکنتی ہے جو دوسرے ناخن پاکہ طلعت ہو جاتی ہے  
 تمام خون جگر آب منی کا پھوٹتا ہے اسطرح جوگ میں اسکو ببند نہ کہتے ہیں یعنی  
 ماہ محیط جسد ہے۔ جس کسی کا یہ فکر کامل ہو جائے، اقسام مہم معنی و حیوانی و  
 باہمی و سید ضرر نہ کریگا اور جو کوئی دوسکو باعتقاد دیکھے مگر و فخل و ذریعہ و  
 کشت و کاست و اجابت و ہا اسکی اختیار میں آجائے ننان اسے شل بیتیں کے  
 کے ہو جائے نفوذ بلند اگر سالک کسی ظالم بے رحم قاتل ابن سہار کو گرفتار

کرنا چاہیے تو نام ظالمین اس کی مادر کے ہر شکل میں مقرر کرے ساعت نخل یا بیچ  
 میں تصور کرے اول میل: سکا بیباہی ہوگا سات روز تک کرے کہ خوب یا یہی معنی  
 ہو بعد اسکے اُس کو خانہ خرابی و بربادی ہوگی اگر سُرخ تصور کرے پیاری بھیری  
 و خرابی: و اس کے سلسلہ میں آندری پیدا ہوگی اگر بندہ دی تصور کرے سستی  
 و ضعیفی پیدا ہوگا و اس کے سلسلہ میں تنزل پیدا ہوگا یا بارانے ترقی کا روباہ  
 و فائدہ خلائق یا خود لبون ماہتاب مع چگونگی حاجات اُس شکل سے تصور کرے جب  
 وہ مراد بیکل دروہ آفتاب اُس کے کشف میں ظاہر ہو تو معنوم کرے کہ آثار حاجات میں  
 اگر کوئی ناگزیر یا نبردہ و دروہ و اسے نو سالک تصور کرے اگر اُس کے کشف میں کوئی  
 چیز بصورت بدر نظر آوے تو سمجھ لے کہ اچھا ہو جائیگا سالک کے چاہئے کہ بیکل کوئی  
 ترقی کے لیے بوقت طلوع آفتاب شروع کرے اگر چہ مجرم ہوگا پائنتہ آفتاب کے  
 طرف دو پہر تک متوجہ رکھے اگر کچھ قہر خیال کرے تو بوقت زوال آفتاب شروع  
 کرے صورت جانور اُس شکل میں تصور کرے جب یہ جانور کارنگ بچرے پھر تصور  
 کرے کہ تمام دنیا کو اپنے قبضہ میں لایا۔ اگر چہ صورت سورج تصور کرے قوت سورج پاؤ  
 القرض جس جانور کا تصور ہوگا اُسی کی قوت پیدا ہوگی وہ شکل یہ ہے۔



الضیاء۔ جب کہ ساتویں درجہ سے گزے تو قدم عالم قدیم  
 میں رکھے مابیت وجود قدیم کو پاوے ہر ذات شخص کے  
 لئے وہ ذات ہے کہ جماعت و نہایت نہیں کہتی ابد

ازل و صف اسکا ہے کون و مکان ہر منزل سے تصور کرے و گرنہ ہر منزل ساوکی  
 و آزدگی ہو پس جب حق سبحانہ تعالیٰ طلعت جمال و کمال اپنی سے بھلی ہوا دیا  
 اَلْكَوْنِ لَيْفَ دَيْكُ كَيْفَ مَدَّ الْفُطْرَ ساء وجود قدیم صورت مشہود عدم سیکر  
 اگر قدر ہو کر سب و ارب صورت میں نمودار ہو کر لاکھیت حسب قابلیت معنی جمال  
 بصورت اجمالی پیدا ہوا و سر میں پوشیدہ ہو کر جوہر ہیما میں ستور ہوا و دائرہ  
 شغافہ و صورت اجمالی دائرہ میں اگر حسب استعداد اُس میں سامنے ایک جانب  
 اُس کے دائرہ معنی دوسری جانب صورت پیکر ناما اس دائرہ ہتیا کا بلیہما برحق  
 لا یخفی ان اُس سے اشارہ ہے پس وہ دائرہ بیکل دائرہ باتمامی معنی ہتیا ہو

سر پر آورو ہو اسکو فلک اجماع بھی کہتے ہیں اور فلک ثابت بھی اس کا نام ہے  
 کہ ہر چیز اس فلک میں ثابت ہوتی ہے خصایل ہر خاص و عام کے جس میں ہیں  
 اس کو فلک کرسی بھی کہتے ہیں اس سے نیچے سات فلک ہیں اور چار کرہ طیارچ  
 کہ وجود میں آئے ہیں باقی ان کے فروغ کا تقد و کلا تھیں ہیں جیسے وہاں غلی  
 ہوتی ہے ہستی کے موافق یہاں ہوتی ہے فلک ثابت اپنی حرکت میں ثابت ہیں  
 ان سے ہر دقیقہ فیض لیکر عالم غلی کو مضمین کرتا ہے مگر حرکت اسکی کونیت عام سے  
 ہے نہ بقراری سے شب و روز اس کو ایک دور ہے ساتھ حرکت عشی کے گزرتے  
 دور نہ ہوتا تو مرکز قائم نہ بنا خطرہ فاصل ہر شے کا برابر نہ آتا نہ یہ محسوس ہوتا مگر  
 کشف کے ساتھ دور فلک کرسی سے ۲۰۹ منازل میں جب ان ۲۸ منازل کو عرض  
 پر تقسیم کرتے ہیں تو بارہ بروج پیدا ہوتے ہیں اور ہر برج کی طبیعت اور خصیت  
 خدی جدی ہے جب وہ اپنا گلس منازل میں ڈالتے ہیں تو تاخیرات پیدا ہوتی  
 ہیں پروردگار عالم نے فی الجملہ کاروبار دنیا کو ان کے متعلق کر دیا ہے ہر منزل میں  
 ہزار تا اثرات ہیں عدم شہود پر قدم وجود سے کہ جد و ملاش میں ہے کیونکہ وہ ہر قدر  
 فہم کی نہیں غایت انہی الانال سے ساتھ اہمیت فلک لحات کے پیونچے اسوقت  
 اطلاع ہوا اور وجودات اسماء الہی بصورت اسماء کوئی وجود ہیں اگر معنی اسماء الہی قائم  
 بذات ہیں جب معلوم تقاضا کرے تو علم حاصل ہوا اور معلوم کوئی ہو کر علم قائم بالذات  
 ہو اسماء الہی افعالی فعل میں آتے ہیں عالم موجود ہوتا ہے اور جب کشف کے ساتھ  
 دیکھے کہ عالم و علم و معلوم ایک قبیلہ سے ہیں اور اسماء حق سبحانہ تعالیٰ کی ترکیب  
 ۲۸ حروف سے ظاہر ہوئی اور ہر ایک اسم تبرک انہی حروف مذکورہ سے مرکب ہے  
 مگر خوش کے نزدیک ایک کے معنی جد ہے جسے چنانچہ مادہ تمام جہان و جہاں  
 کا انہی ۲۸ حروف کے متعلق ہے اگر نہ نہوتے تو کون و مکان بھی نہ ہوتا بلکہ  
 جبروت سے ماسوت تک ترکیب و فک کی سب خواہ کوئی خواہ الہی متزلزل کر کے صورت  
 کوئی پکڑ دیں اور کوئی صورت اسماء الہی ہے اسماء الہی قائم بذات ہیں اور ہر قدر  
 عالم نے اسماء افعالی کو موافق جن ان کے کے تجلی اور خواص بخشے ہیں وجود ان کا  
 نہیں ہے صرف آرائش ہے واللہ لا یستویان فی العلمین جب تمام کوئی و مکان بخود

ہو کر بحال خود واقف ہوا پس سالک کو چاہیے کہ سو مذکورہ پر بخوبی نظر کرے، انکو  
 توہین نشین کر کے اُدھر ملاحظہ کرے کہ جو عالم کبیر میں ہے بے کم و کاست عام مغیرہ میں  
 جس نے اس کی سیر کر کے آگہی پائی اس نے عالم کبیر کو دیکھا اول پروردگار عالم نے  
 حقیقت انسان پر تجلی کی بعد اس میں نمودر لایا اگر اس میں متور اور عالم کبیر میں ظاہر  
 اسی واسطے پہلے ترکیب مقامات پر آگہی ہوئی چاہیے تاکہ حقیقت انسان کو ہسانی  
 پاکسے سَنَدُ فَعِيْلًا يَتَانِي الْاَفَاقَ وَفِي الْفَسْطَاتِ مَلَا تَبْصُرُ جو کچھ کہ عرش سے فرش  
 تک نور وجود میں آیا ہے اور آویگا تمام فیض فلک ثابت سے ہے اور خاک ثوابت  
 زیر عرش کے ہے سالک سے سب کو اپنے میں تصور کرے اور زیر چرم سے تا مغر سر کرسی  
 فرض کرے اس واسطے کہ جو کچھ کہ کسی میں نمائش اور تاثیر ہے تمام معنی سرانجام میں  
 ہیں ایک ایک تجلی کرتے ہیں جب یہ تمام منازل فہم میں سالک آجاتے ہیں تو اسکو  
 نظر میں دو عالم ایک معلوم ہونے میں جانتا چاہیے کہ راست پیشانی آفتاب جانب  
 چپ ماہتاب اور صورت جلوہ منازل کی ایک ایک کر کے تصور کرے اس طرح پرکھتا ہوا  
 سر بصورت منازل ظاہر ہوں اور ترکیب بروج اور منزلوں کی فہم میں لاوے  
 کہ تمام بروج و حروف حاصل ہوں اور کشف اسرار آہی بصورت کوئی اس کو روشن  
 ہوگا اس حقیقت پر پہنچ گیا یقین جائے کہ عالم اس کے فیضان سے معمور ہوا اور  
 وہ شخص انسان کبیر ہوا اور مرتبہ اس کا انسانیت سے بڑھ جاتا ہے جو عالم اسی کے  
 تاثیرات سے مشرب ہوتا ہے مالم کا اثر اس پر نہیں بڑھا حقیقت اس کی حروف بندہ  
 ہو جاتی ہے تصرف کے ساتھ ہر شخص کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے خواہ یہ ہو یا نہ ہو۔  
 تصرف حقیقی تصرف کرتا ہے البتہ اسکو روشن ہو جاتا ہے اور قبولیت اس کے  
 متحد میں تھے میں اس سے اختیار صادر ہوا ہے اختیار یہ مقام قرب فرائض ہے  
 اِنَّ اللّٰهَ يَتْلُوْهُنَّ اٰیَاتِ الْفَقِيْرِ جو کچھ اہمیت عالم کی ہے اسکو معلوم ہو جاتی  
 ہے اور تصرف بدلی ہوئی پاتا ہے۔ جب تک ساتوں مراتب بطورہ بالا کو طے  
 کر کے ان پر فائز ہو جاتا ہے تو حال اسکا ایسا ہوتا ہے کہ وہ تمام منازل کو ایک جگہ  
 تصور کرنے لگتا ہے بحکم الشدق لے کر یہ چاہتا ہے تو تمام منازل کو دیکھنا چاہے  
 دیکھے اوئے و انب ہے اگر نہ ہو کے جہاں چوں بچے اسکو استحکام کے فہم میں رکھے





## آٹھواں باب

معرفت فساد جہاد و نظاہر ہونے علامات میں

جاتا چنانچہ یہی ہے معرفت اختلاف عناصر و غلبہ تفاوت مزاج اور جنگ و جدوجہد اور نشا بنائے فساد ہر ایک مفصل معلوم کرے ورنہ جہل و نادانانہ مایہ جبت سے ہے جیسا کہ کہا ہے

پس جب جبت سے خود ہی میں آیا نور ہوا۔ جب نور کو کنترل ہوا نار ہوئی جب نار کو منزل ہوا ہوا ہوئی جب ہوا کو منزل ہوا پانی ہوا۔ جب پانی کو منزل ہوا تینوں شعل ہو کر خصلت خاک پیدا ہوئی اور ایک شکل دوسری دکھائی دی جب اس میں شرفی ہوئی حسن خاک پاک ہوا اور اس نے استعداد جمادی حاصل کی جب وہ حاصل ہوئی تو ہزارہ اعضا اور اس کے متعلق اشیاء کی نمود ہوئی شروع ہوئی یہاں تک صفت بنائی تھی جب اس سے آگے بڑھا حیوان نام پایا جب اپنے اوصاف سے تجاوز کیا منطق ناطق کے قریب ہوا خلیق اللہ آدم علی صورت پر معنی و صورت قبول کر کے وسوقت وجود انسان۔ **تَخْلُقُوا بِأَخْلَاقِ اللَّهِ** ہوا۔

چنانچہ رابطہ عناصر کا ہر ہے اس میں ان کے اختلاف کو معلوم کرنا ضروریات سے ہے یعنی جب خاک میں بیوست خدا اعتدال سے زیادہ ہو جاتی ہے تو ماد غلبہ کرتی ہے اور وہ آب کو جذب کرتی ہے کہ حیوانیت نہیں رہتی بقدر رابطہ رطوبت کے صفت بنائی ہوئی جب صفت بنائی ہوئی تو اس پر کوئی دوا کارگر نہیں ہوتی کس واسطے کہ بنائات پر بنائات کیا اثر کر سکتی ہے۔ حیوانیت پر بنائات فائدہ کر سکتی ہے اور بنائات جب ہی نہیں کر سکتی ہے کہ انگو پانی کا فیض پہونچے جب وہ اپنے کرہ سے تجاوز کرتی ہے تو خشک ہو جاتی ہے کس واسطے اس کے باطن میں آتش ہے وہی سبکو بناہ کر دیتی ہے۔ صفت جمادی ہو جاتی ہے جب صفت جمادی ظاہر ہوئی ہر چہار جانب توجہ کے اثر فانی ہر ہوا عالم صغیر تاراج ہوا کس واسطے کہ جب اتحاد و اعتدال عناصر میں قی آجاتا ہے وہ کیفیت کہ جو کبیر و اعجاز ارکان حاصل ہوتی ہے اس کو مزاج

کہتے ہیں وہ بگڑ جاتا ہے اس کے بگڑنے سے حجاب حائل ہو کر قوت اور اک کم ہو کر چھپ جاتی ہے اگر بفضلِ ایزدی اعتدال قائم رہتا ہے تو عبادت بھی بخوبی ہو سکتی ہے تصور بھی بخوبی ہو سکتا ہے اعمال موثر ہوتے ہیں ورنہ اس کی مثال ایسی ہوتی ہے کہ جوں جوں چراغ میں سے تیل کم ہوتا جاتا ہے روشنی اور اس کی کم ہو کر آخر کو بجھ جاتا ہے یا یہ وہ وہ فضول طور پر بجی اور کسانے سے جی ختم ہو جاتی ہے چراغ گل ہو جاتا ہے اور کئے ساتھ ہی کسی قدر تیل کم ہوتا جاتا ہے یعنی اب مٹی کو وقتاً فوقتاً فضول طور پر خرچ کرنا کہ جسکے ساتھ مروج بھی خارج ہوتی ہے موجب فنا کا ہوتا ہے پس لازم ہے کہ اپنی محافظت رکھے اور حق تعالیٰ کے کم کا امیدوار رہے اس کی محبت اور پر بیان ہو چکی ہے اور سپر واقع ہو کر کیفیت حدوثِ عالم صغیر پر اور اس کی نشانیوں پر خوب ایک ایک کر کے مطلع ہو جب ایک اُن سے پیدا ہو ہو شیار رہے اسطرچہ کر جیسا اور پر بیان ہوا ہے تو عامل ہو جائے پس چاہیے کہ اول خصائلِ دسمیہ کو رفع و دفع کر کے بندگی پروردگارِ عالم میں بیشتر قدم رکھ کر مستحکم رہے کہ اسی میں نفع ہے۔

مطلعِ اول جو شخص اپنا حال خیر و شر سے دریافت کرنا چاہے تو اس کو چاہیے کہ جب قناب ایک منیزہ بند ہو جگل میں جا کر ہوا رزمین پر کھڑا ہو کہ نہ طرفِ غرب کے کر کے اپنی نظر کو گشتِ پاسے سایہ پر بیجا کے ویاں سے بدتر بیج سایہ سر تک پہنچے اور اس سایہ کا تصور کرے سایہ بقصور اپنا برابر اپنے ہوا پر بیجا دے تاکہ بلند ہی آسمان تک نظر پہنچے گروس میں اصلا اعضا کو حرکت نہو اور دونوں ہاتھ برقرار رہیں۔ دوسری جانب دیکھے بھی نہیں اپنے سایہ ہی نظر جمائے رہے بعد تھوڑی دیر کے ایک سایہ نظر میں آئیگا کہ وہ سایہ ساکس ہی بعد تھوڑی دیر کے اس سایہ میں ایک مرد سپید پوش بزرگ معلوم ہو گا معلوم کرے کہ ابھی عمر بہت باقی ہے بغیر ختمِ عبادتِ الہی میں مشغول رہے اگر اس سایہ میں کوئی دست و پا دیکھے تو معلوم کرے کہ عمر عامل کی نہرہ روز کی ہے اگر بے کانوں کا دیکھے تین روز کی اور باقی ہے اگر ایک ہاتھ نہو تو ایک سال کی عمر اور ہے اگر دو نویر دکھائی دیں تو یہی بھی حکم ہے اگر ایک پر

معلوم ہو تو دو سال کی اور زندگی جانے اور انگلیوں کا قیاس ہی اسی طرح  
 مطلع دوم یعنی آئینہ صاف لیکر اس میں اپنا عکس کیجئے اگر ساٹھ یعنی اپنا عکس  
 نہ معلوم ہو تو معلوم کرے کہ اجل قریب ہے اسی روز مر جائے باقی احکامات  
 مثل مطلع اول کے ہیں مطلع سوم اگر بول و بابا بے ارادہ آویں تو معلوم  
 کریں کہ موت نزدیک ہے پس اگر چاہئے کہ یہ علامت دور ہو اور اس کو کرے  
 تو جانب شرق منہ کر کے مربع بیٹھے جیسے کہ باب ریاضت و چلہ میں بیان ہوا  
 اور فکر کو ہر شکل اور موضع و رنگ و صورت پر کرے حسب طہرہ کہ ساتویں باب  
 میں ذکر ہوا ہے یا شکل و کار بیچے تاکہ موضع ہفتم کہ ماہ ہے سفید و روشن و پیر  
 نہ کو ششم دل دیکھے ساتھ فہم درست کے ناف سے اوپر کو کھینچے کہ ماہ تک پہنچ جائے  
 جیسا کہ سکھنا و ادبیم ہوں اس وقت خیال کرے کہ یہ آب حیات برساتی ہیں کہ  
 آب سنی وقت صحبت کے دماغ سے ترشح ہوتی ہے خیال کرے کہ کبہنی و آدم  
 پر وہیم در بیان مل گئے پانی اندر سے باہر پڑتا ہے بدن پر پکاتے ہیں اس  
 خیال کو شب و روز پیوستہ و مستحکم رکھے کہ رنگ اس علامت کا زایل ہو جو وقت  
 یہ علامت پیدا ہو عمل مذکورہ میں مشغول ہوں۔ تب باب اس کا یہ ہے کہ اول تو  
 خلوت اختیار کر کے جلعوارضات روحانی و جسمانی سے محترز ہو کر شغل حبس  
 کی پہانک مشق بڑھاوے کہ دم دماغ میں جا کر مقبس ہو جایا کرے جو اس کو  
 پورا کرتا ہے اس کے نوحہ اس کے اختیار میں ہو جایا کرتی ہے اہل ہند اس کو  
 پرانیا نام کہتے ہیں۔

ایضا دونوں انگلیوں سے کان کے سوراخ بند کرے اگر حساس آواز نہ ہو تو  
 علامت فساد ہے ایضا ایک ہاتھ کی انگشت شہادت ایک آنکھ پر زنگشت  
 اسی ہاتھ کا دوسری آنکھ پر رکھ کر دبا لے اگر زرخندگی پیدا نہ ہو تو علامت  
 فساد ہے اگر بغیر کسی مرض کے وسط حجاب میں گھر نہ دکھائی دے معلوم کرے  
 کہ اجل قریب ہے اور یکایک آنکھ کے آگے حجاب نہ دکھائی دینا ہی علامت بد ہے  
 اگر یہ نشانیاں پیدا ہوں جان لے کہ اذاجا بلہم لایاخذ ساتھ فلا یستقدمون  
 پہنچ گیا ہے کار و بار معاش سے دست کش ہو کر یا حق میں مصروف ہو کر

خاتمہ بالخیر ہو موقوفہ ان نمونہ کا دیکھ کر لے

ایضا غلاست مرض کا دریافت کرنا اسطور پر ہے کہ سرخسزناں پر رکھے اور سر پر بار کو پڑھ  
یہی پر رکھے جبکہ دینی چوٹی ہوگی اتنی ہی ٹیکم ہے مگر یہ حکم مرد تنبل کے واسطے نہیں  
ہے اس کو چاہیے کہ وہ پیر کے نزدیک گشت کو نہ دے اگر دے سکے صحت میں ہے اور  
جتنے ہوتے اس سے دو ہونگے اتنی ہی یا یہی سخت ہے اگر نہایت تنبل ہو سیدنا  
کھڑا ہو کہ ہر دو گشت برابر رکھے اور متصل سفر ناخن پر کرے اگر دکھائی دیں بے  
علت ہے اگر نہ دکھائی دیں رضی ہے تنبل یعنی فری آدمی۔

## نواں باب

تخیرات کے بیان میں

جب ساکت یا منت و عرفان علم ابدان و معرفت قلب و اجمال انسان و دہم و خیال  
سے گزر جائے بعدہ دریافت کرنے عالم مثال میں آئے کہ صورت مثال باروح مثال  
کاس کی تشکیل کس نوع سے ہے اگر چاہے کہ صورت مثال سے روح مثال کو دیکھے  
نواں کو ایسی گشت چاہیے کہ وہ جسم مجسم ہو جائے اس وقت روح کا معانیہ ہو یہ ہوت  
نکت ممکن ہے کہ جب نیک بہ بشریت اور عقیدہ بومش و حواس ہے پس چاہیے کہ  
پہلے تزکیہ و تصفیہ تن و جان کرے کہ ادا حنا اجسادنا ادا حنا  
اسکا حال ہو ساتھ دور رباضت و تغیل طعام و تخصیر کوب و اندک کلام و کم خواب و  
اعتراز حیوانات جلالی و جمالی اور اختیار کرنا چند بنا بات کا اکل میں اور اختیار کرنا خلوت  
کا اور جائے بنے دوختہ پینا سر بر ہند رکھنا اگر باہر دے تو تین چار گز کپڑا اس سے باندھ  
کر نکلے اور وقت قرات عمل کیس کو اپنے پاس داخل نہ دے دو سال برابر خلوت میں رہے  
رات کو دعوت کی چون کہ بقیہ رتوہ کرے مگر شروع ماہ سے شروع کرے اور دورانِ حوش  
میں برابر روزہ رکھے فوت نہ کرے پہلے دن جو شروع کرے اول شب ہر دو غزلہ کم کو  
دس مرتبہ پڑھے اور چالیس روز تک ہر روز دو نو غزائے کو دس دس بار روزیہ یاد  
کرنا جائے کہ وہ نوں غزائے سو مرتبہ ہوں جب سال بھر کرے بکتاب اسکو کچھ معلوم ہوگا  
خلوت میں پانچ مردوش سیکے ظاہر ہونگے ان کی حرکت دکھائی دیگی مگر صورت معلوم



دوسرے کا کیا ہے وہ کہیے کہ تو نہیں دیکھتا۔ یہ انکار کرے تو پھر وہ مرد و حلی آبادان  
 بلند کتا گیا یا نجی مصافحہ کر دے شیوا در کبے لگا کر اسے عامل مقبول حضرت حق تبارک  
 و تعالیٰ جو اب دے جب وہ تیسری بار پوچھے کہ میں ارادہ علوی و سخی کو  
 دیکھنا چاہتا ہوں بیوقوف چاہوں حاضر ہوں اور حالات اہل قبور و اوقات عالم  
 جھک دیکھائی دیں۔ یہ سنکر دونوں غائب ہو جاوینگے بعد ایک ساعت کے حاضر ہو کر  
 سلام کہہ کر منبر پر کہیں گے کہ تمہارا مدعا عالی ہے غفل میں نہیں سمجھا مگر اللہ تعالیٰ  
 رحیم و کریم ہے اپنے بندوں کو بہت دوست رکھتا ہے میں نے اپنے کرم سے تمہارا  
 محض قبول فرمایا اور ٹھوکر تم کو ارادہ اپنا دوا لیا کے رو برو لجا دیں۔ یہ اوتھے اور  
 عرض کرے کہ اگر پردہ بشریت میرے آگے سے اٹھ جائے تو بہت مناسب ہے پردہ  
 و پردہ یوں پیش کر دیا پوچھیں گے کچھ تحفہ بھی رکھتا ہے یہ کہے کہ تم کو معلوم ہے پھر اس سے  
 پوچھیں گے کہ کیا تحفہ ہے غالب کہے کہ یہ پرند تحفہ ہے دواش کو دیکھ کر خوش ہو کر اس  
 کو لیکر نظر سے غائب ہونگے بعد ایک لمحہ کے حاضر ہو کر کہیں گے کہ استقبال کر کرنا فرما  
 حضرت رسالت پناہ و جمیع انبیاء و اولیاء شریف لاتی ہیں عامل دائرہ سے ایک قدم  
 باہر رکھ کر سات بابا و از بلند اللہ اکبر کہے اسوقت حجاب بالکل اٹھ جائیگا نام ارادہ  
 بہت ہمدردی کرے گا جو پوچھنا ہو کل پوچھنے جو مشکل ہو اس کو حل کرے آخر حضرت رسالت  
 پناہ و اپنا دست مبارک اس کے شانے پر رکھ کر فرماوینگے کہ کچھ نہ شائے باطنی تھا  
 سب تو نے دیکھا اب کیا مقصد رکھتا ہے۔ یہ عرض کرے یا رسول اللہ عجیب میں  
 چاہوں زیارت روحانیان سے مشرف ہوں حضرت دکھیں گے کہ علیقا یقینا  
 حاضر ہونگے رسول علیہ السلام ارشاد فرما دینگے کہ جب یہ چاہے اسکی آنکھوں سے  
 پردہ اٹھادیا کر داور روحانیوں سے ملا دیا کر وہ دونوں قبول کریں گے پھر یہ کہے  
 کہ یا رسول اللہ کچھ نشانی ہو تو بہتر ہے پھر حضرت علیہ السلام فرما دینگے کہ تم نے بھی  
 کچھ تحفہ دیا ہے اس پر سکوت کرے وہ موکل کہیں گے کہ اس لایا ہے یہ پھر حضرت  
 سوئیں سے فرماوینگے کہ نشانی دو وہ موکل رسول علیہ السلام کے ہاتھ میں نشانی دینا  
 شل بیضہ کے اس کو رسول مقبول عامل کے ہاتھ میں دینگے یہ اس کو دو ہاتھوں  
 میں چھپائے وہ غائب ہو جائیگا عامل نظر بظرف رسول علیہ السلام رکھے پھر حضرت

اسکو فرما دینگے جب تو چاہے گا دونوں ہاتھوں کو ایک جگہ کر کے سات بار غلام پڑھے گا  
وہ بیچنے پیدا ہوگا اس کو دیکھو اس کا کھانا پڑھو پس اس کے پڑھنے ہی نام عالم ارواح  
سوی دستغلی حاضر ہونگے اگر بیش اہل قبور جادو سے ایسا ہی کیجیو جو شخص نام عمر میں ایک  
بار اس عمل کو کر لیتا ہے پھر نایاں ست اس کو کافی دانی ہوتا ہے کرم پروردگار عالم سے  
احوال اہل قبور نام معلوم ہو جاتا ہے۔ جو کچھ ہم کو معلوم تھا وہ بیان کیا گیا۔ اب سند  
شرایط معلوم کرنی چاہیے۔

## طریق دعوت

جب دعوت شروع کرے تو پہلے شرائط بجالائے اس کے بعد دعوت دے۔ عروج  
ماہ میں دو شنبہ، شنبہ چہار شنبہ کو پہلے روزہ رکھے پھر چھ شنبہ کو روزہ رکھ کر صبح  
صادق کے دنت اوٹھے اور غسل پاک کرے اور اس دھنوسے فجر کی نماز پڑھے مگر  
کسی سے بات چیت نہ کرے اور خلوة خانہ میں آکر اپنے سولی و طائف میں شراق  
تک مشغول رہے۔ پھر اوتھ کر دو گانہ ادا کرے اور اس کا ثواب بروح پاک سرور  
نولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اصحاب کرام اور اپنے اقربا کو پہنچا دے پھر پچھ کر  
سورنہ درود شریف پڑھے اور نام او نیکی اور ارح کو فاتحہ کا ثواب پہنچائے۔  
پھر اوتھ کر دو گانہ پڑھ کر حضرت قتیب شہاب الدین سہروردی اور حضرت شیخ نجم الدین  
کبریٰ اور حضرت سلطان الموحیدین شیخ غفور حاجی معنور کی اور ارح کو ثواب پہنچا کر  
اس کے بعد فاتحہ دنا کر کے یہ دعایا غیاثی عند کل کسرت و محبتی  
عند کل دعوت و معاذی عند کل شدۃ  
دیاد حاتی حین تنقطع حیلتی اکیس بار پڑھے۔  
اس کے بعد بنیت نصاب چار ہزار چار سو چالیس بار پڑھے اور اس درود کو خواہ  
ایک روز میں خواہ کئی روز میں ختم کرے۔ پھر خلوة سے باہر کر شکر روٹی پر کھڑ کر  
فقر کو تقسیم کرے اور ان سے دعا کر دے۔ پھر غسل کر کے خلوة میں جا لے اور  
دو گانہ کے طریق جیسا کہ پہلے ادا کر چکا ہے بجالائے۔ پھر بنیت زکوٰۃ و دعوت  
شروع کرے یک شنبہ سے لیکر شنبہ تک شبانہ روز ایک ایک ہزار بار پڑھے پھر شنبہ  
کو خلوت سے باہر آئے اور سب بنیاد جمع کر کے اپنے ہاتھ سے فقر کو تقسیم کرے

نفل پاک  
سے ہر روز  
پڑھنا ہے کہ  
نفل  
شبانہ  
پڑھو









يا شيطان ائمنى بربك يا انا ام تبا بگا پھر اُس کو بستر و عامل شیشہ میں آنا سے اور  
 بندہ کر دے اور ائمنی سے کہہ کر جو کچھ فرس شیشہ میں دیکھتی ہے بیان کر وہ بیان کرے  
 پھر خود بگا کرش کو بند کر کے کسی جگہ دفن کر دے خواہ اس کے سب سے دکانی سنا دہیں  
 بیان کی گئی ہے بتر کلام حق تعالیٰ اچھا ہوتا ہے جیسا کہ کہا ہے خیر الکلام قل وہ الحسی  
 ولعمرك انک لکم المولیٰ ولعم النصیر۔ وعاے انت بعد انکم یہ ہے  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِکَتَهُ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ اَیُّهَا الَّذِیْنَ  
 اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا غر مت علیکم واقسمت علیکم یا  
 رؤفائیل ویا جبرئیل ویا میکائیل ویا اسرافیل ویا عیسیٰ ایل ویا  
 سر قبا ایل ویا غزرائیل ویا مالک الارواح ویا بکتاوش ویا قیوہوش  
 ویا جمیع الملوک الحجان والشیاطین بحق بد شیش و نسیثا و نعیفوح  
 فیو جابد یعو جاتسلیفانہا سفیفشا اہلی صقور سمید عام  
 وغلبو و انہ لکم لو تعلمون عظیم انہ من سلیمان و انہ لبسر اللہ الرحمن  
 الرحیم ان لا تعلموا علی و اتونی مسلمین اہیا اشراہیا اذونی اصاوش  
 یا قورم اجیبوا داعی اللہ و امنوا بہ یغفر لکم من ذنوبکم و یخرجکم من  
 عند ابائکم ومن لا یحب داعی اللہ فلیس بمعجز فی الارض و لیس لہ  
 من دونہ اولیاء اولئک فی ضلال یا فجا یا نقبیا یا خیار یا ابدال یا  
 اوتاد یا عا دیا غوث یا قطب یا سہسار الجبروت ویا سر ہنک اللہ  
 ہوت ویا غوث الملکوت ویا رئیس الغیب ویا رب الانس ویا روح  
 القدس ویا روح الامرو ویا روح الامین ویا روح اللہ ویا عبد اللہ  
 ویا انا العظیم و جود اللہ ویا رجال اللہ ویا عباد اللہ ویا ملک  
 الارواح ویا نقیب الاولیاء اجیبوا داعی اللہ و اطیعونی بحق خانم  
 النبیین محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سا ما ما  
 سما سما مسنون و احضرونی یا اصحاب الارواح باذن اللہ بحق  
 یا ہویا من ہوا الہ الا ہوا ینما تکلون و ملئتمہ ربحی ویا جمیع  
 ہرطیت ویا جمیع العوالم العلویۃ و السفلیۃ یا ت بکر اللہ جمیعاً

مسخرین فی خدمتی و فی طاعتی و فی قضائی حاجتی ان الله علی کل  
 شیء قدیر و کان الله یا حی یا قیوم یا علی یا عظیم یا الله یا رحمن یا  
 رحیم یا انک یوم الدین یا ایاک نعبد و ایاک نستعین یا حی حین  
 لا حی فی دیمومة ملکه و بقاءه یا حی اجب بالبضائیل یا الله و  
 ام هزم و هین و نسربین بدین الی برم هلسا ادام اتواجر انیم  
 لکیم انهمکه ادا صه منابه و ارینا اشمیک فجر و منکا و شبنکی وادی  
 و ادسرا ما هو کل و مالوکا اشمین کنانه بهانه فیه در نکه ملکاکه  
 و یلکانه و اجل و ام و ا ما همتا یا شایا و تسلیکی مبادریو ایا دسری  
 و انا هیامینا یا بلکنا شمینه که همه همینه منه دنه کمه شفته عینقه  
 ملطه و طهیا یا مطایا وادی یودی کنای کیبی فشکنا به بمطایا  
 مر نکا شمینی ملوی هتا مهنادیو آه اخینه شکینه خیل جراجسر انکر  
 الکر ابربرایا مرایا کرایا شمینی فجر ایا شمهییا و ادینا شویه جریه و  
 منکا حر نکا غر نکا منکا که منکا به دیو ادسریا سنکا مر تیا فشینا مر تیا  
 فشینا مر تیا منکا له فشلیخه و ما طلی کافی کافی جونی مرو تا ثونا و ثونا  
 مقلد اساسر هین یا هینه شادی منادی فردیا شایا به دیو ادسریا  
 طفلیکر احرافیشا فموطوشا یا حی یا قیوم یا رحمن یا رحیم یا مالک  
 یا قدوس یا علی یا عظیم یا کبیر یا متعال یا کافی یا غنی یا قاهر یا  
 ذرا ق بخیر خمیشو تا شفا عطوسا یا شامطر شایا ساکر در برن دونا  
 جهه قطر جعقیر انیش جهه بطس جملطیطلس الدینم و الدینم یا  
 قدوس یا کبیر یا متکبر یا شیشغاریا قطر ایشل یا شیشغاریا ایا ایشل  
 یاردغایشل و بلکنا نوش و یا خدام هذه الا سماعیجتی تا تعلمونه من هذه  
 الا مر صغرتهم و اسرغتم و اضعتم و خدتم و بضمتم و توکلتم لری مجلب جمیع  
 المنافع و الرزق و الخیر و دمع جمیع جمیع المضار غنی و عن جمیع و عما  
 یحظه سفی و نخی راه راه راه یا هه یا هه یا هه یا هه یا هه  
 به به به لوه لوه لولا یهوه یهوه یهوه یا وود و دیا و دودیا و دودیا

اذ العرش المجید یا مبدیٰ یا معید یا فعال لما یرید یا خزان یا منان  
 یا دیان یا سبحان یا سلطان یا غفران یا برهان یا بدیع السموات  
 و الارض یا ذوالجلال و الاکرام یا الہ الا انت اسئلک لیسرنا تس  
 العزائم یا رب ان تحس قلبی نور معرفتک یا اللہ یا اللہ یا اللہ و ان  
 تسخنی جمیع العوالم من العلویۃ و السفلیۃ یا حی یا قیوم یا اللہ یا رب  
 یا رحمن یا رحیم یا ملک یوم الدین یا ایاک منجد و ایاک المستعین یا مقلب  
 القلوب یا بصیر ان فی ذلک عبرۃ لا ولی الا بصار رب انی منی  
 الضحاک ارحم الراحمین یا سبحان یا رب یا اللہ یا اللہ یا رحمن یا رحیم  
 یا حی یا قیوم یا واحد یا حاتم یا صمد یا باریا بکبریا یا ربی یا زکی یا کافی  
 یا باقی یا خزان یا منان یا دیان یا خالق یا رحیم یا تام یا مبدیٰ یا علام  
 یا حلیم یا معید یا عزیز یا قاهر یا قریب یا قذل یا خد یا عالی یا قدوس  
 یا مبدیٰ یا جلیل یا محمود یا کریم یا عظیم یا عجیب یا قریب یا غیاثی عند  
 کل کربت و معاذی عند کل شدت و محلی عند کل دعوة و یارب اجانی  
 حین تقطع حیلتی یا غیاثی اللہم انی اسئل بحی سر هذا الدعاء  
 بان انت العزائم ان نصلی علی محمد و علی آل محمد نودقنا ایمانا و امانا غفیر  
 من عقوبات الدنیا و الاخرۃ فانک قلت و اسئل اللہ من فضلہ  
 انی اسئلک من فضلک و اسئلک من عطیتک یا حی یا قیوم یا  
 منان یا ذوالجلال و الاکرام برحمتک یا ارحم الراحمین  
 اس دعا کے اہتمام کے بعد اقامت القدر ایک سو اسی دفعہ پڑھے تاکہ دہشت و فزع  
 اور ام ام میرا ہے سوسا بظہت سواھا  
 ایضا برائے حصار ہر بیات کے دفع ہونے کے لئے چالیس بار پڑھے اور اپنے اہل  
 پر و شک سے اس طرح چالیس روز تک کرے جہانگاہ سنگ کی آواز جائے گی کوئی بلا و غم  
 دخل نہ کرے گی بفرمان اللہ تعالیٰ۔

ایضا برائے ستیجہ چار ہفت روزہ پختہ اور دہشتہ اور دہشتہ کو روزہ کچھ شکر و شکر  
 کر کے جاسکے پختہ اور جگہ پاک سفر کرے او عطر لگا دے اور اپنے آگے ایک تودہ گل بنار

رکھے اور ابن ہمارے عظام کو لبتا دوز سے پڑنے چودہ سات دن تک ہر روز چار چار ہزار بار پڑھے  
پندرہویں روز عامل کے خلوت خانہ میں خوشبو غالب ہو، ورنہ حاضر ہوں، و عامل سے  
عہد و پیمان کرے، اُس کے بعد عامل اُن کو چاندی کی انگوٹھی دے وہ اُس کو پہن لیں بعد اُن  
چاندی کے ایک پٹے کی انگوٹھی اُس عامل کو دے عامل اُس کو بیکر اپنے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی  
میں پہن لے۔ اور اُن کو رخصت کی اجازت دے وہ جاتے وقت اُس سے کہیں گے کہ جب تم  
اس کو ملاحظہ کرو گے اور سات دنہ ہر جمعہ کا نوچھو گے ہم بیوقت حاضر ہونگے اور جو ہمارے  
لائق کام ہو گا اُس کو انجام دیئے وہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ جلیوش مرلوش ادنوش سلموش مرطوش مشکو  
البساده مر فادس فدیون اخیون انا مرھا لہم سکا کھلا کی ہما ارحما ترخا  
ادام بطمنہ یھت سواھا لبسم اللہ علا ثمان الرحمان ابرئمان الرحیم حنیان  
سدا سماے جلالی جو اسماء اعظام سے بقاعدہ ایجاد کائے گویں

دو اسم اسماء العین سے لیکر غریب مقرر کیئے گئے ہیں اول جلالی اسم یا گیا ہے جو تمام اسماء  
جلالہ سے مناسب رکھا ہے۔ اُن سب کی اسناد اس پیش مل ہے یہ خاصہ مقررین درویشوں کا  
حضرت سلطان الروحین بنین مغربین تشریف لے گئے تھے وہاں انہوں نے اس عمل کیا تھا  
چونکہ اس نسخہ میں اکثر دعوت ہائے غریب تھیں اُن کی نسبت سے یہاں اس کو بھی درج کر دیا گیا۔  
ہر عزیمت کی تین تین ہزار اسنادیں ہیں انکی کیفیت مرشد سے معلوم کرے۔

ایضاً۔ اس اسم کو دسٹے اذایش رزق کے تین ہزار تین سو تیرہ مرتبہ کہیں شب بار پڑھے  
ایضاً۔ دشمن کی تباہی کے پینے سات روز تک روزہ رکھ کر ہر افنی قبروں میں بھجکر ہر روز  
ایک ہزار بار باراناغہ پڑھے۔ پھر خالی مکان میں بیٹھے۔ پڑھتے وقت دشمن کی صورت سُرخ  
تصور کرے۔ یہاں تک کہ سیاد ہو جائے۔ اکثر یہاں بتایا کہ ساتویں دن دشمن مرجانا ہے  
اگر دشمن کو بیمار کرنا چاہے تو یہاں تک اُس کی تصور کرے ایک ہفتہ میں مڑا چاہے تو ہمار  
ہو جاوے گا اگر نہ خیال کئے کہ کسی مگینہ کے لئے ایسا نہ کرے ورنہ دھوکا دہی جاوے گا بخیر خود ہی  
ہلاک ہو جاوے گا اور اس اسم کی اسیر جنت ہو جائیگی۔

ایضاً۔ اگر اس اسم کو کھانکالے کوئے کو مار کر اُس کے ننہ میں رکھ کر زمین میں دفن کر دیا اور

[illegible]





هَذَا الْمَوْءَاظِ اللَّهُ الْغَالِبُ لِقَابِضِ الْخَافِضِ الْمُنْتَقِمِ الْبَازِ الْمُمِيتِ وَالْخَلْقِ  
وَعِلْمِهِ وَعَمَلِهِ وَلَوْ دَعَا شُهَدَاؤُهُ وَلِبَسَاتُ الْمَحْرَمِ عَسَقُنْ وَالْقَلَمُ وَمَا  
لَيْسَ طَرُونِ إِذَا مَا دَشِيئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ

## دسواں باب

ایجاد عالم کے بیان میں

کہ عدم سے وجود میں کیونکر آیا۔ اور بر وصف کی قابلیت کی استعداد کیونکر پیدا کی۔  
جانتا چاہیے کہ جو گمانِ سدا کہتے ہیں کہ اہل سن لینے وہ جو نامِ علایق و عوائق سے  
بہرہ ہے جس کو ترنگن اور لٹن کہتے ہیں اصول و فروع میں کسی چیز کو اس میں دخل  
نہ تھا۔ کہ اس کا ہونا بیان کرے وہ آئندہ لینے و بے نشان تھا۔ آپ ہی مذاکر تھا اور  
صدائے شنائت تھا۔ نہ ندا کی کوئی ابتدا تھی نہ صدا کی کوئی انتہا۔ کہ یکایک نیز نگ عشق و کھائی  
اور اپنے سن پر آپ ہی مبتلا ہو گیا۔ اپنے سن پر مبتلا ہونا تھا کہ ندا صدا کے لباس میں  
آگئی۔ اس میں نہ کہ یہ ہے کہ ندا کی ابتدا نہ تھی انتہا تھی۔ اور صدا کی ابتدا تھی انتہا نہ  
تھی۔ جب ندا صدا اپنی تو اس میں ابتدا کی صفت بھی آگئی۔ اب ندا جب ابتدا انتہا  
دونوں صفتوں سے موصوف ہوئی تو آغاز کا سلسلہ دراز ہوا۔

ہر عالم صدا کے نغمہ دوست کہ شہید اس نہیں صدا جو دراز پھر غلبہ محبت سے عشق  
کی صدا بلند ہوئی اور سلطنتِ سلاطین پر بران قائم ہوئی۔ قبا و کلاہ وجود جس کا  
عدم وجود برابر ہے صدا کو عنایت کی صدائے (اس علیہ سے سرفراز ہو کر) اس لباس  
میں ظہور کیا۔ صدا۔ ندا کی حقیقت اور ماہیت یہ ہے کہ صدا حقیقت میں محتاج ہے  
اور ندا محتاج الیہ اس لئے کہ صدا پر تجلی ایک صورت ہے اور ندا اس کے معنی جیسے  
لفظ معنی کا محتاج ہوتا ہے۔ ایسے ہی صدا۔ ندا کی محتاج ہے۔ صدا بغیر ندا کے نہیں  
ہوتی۔ ندا بغیر صدا کے جو کھنی ہے۔ ندا کا وجود حقیقی ہے۔ مگر چونکہ بے چگونگی کے  
بنا ہے بغیر اس کے کہ صدا کی لباس میں آئے ظاہر نہیں ہو سکتا۔ اور صدا کا وجود  
چگونگی سے ہے اور اس میں چوں و چرا کو دخل ہے۔ کیونکہ یہ صورت ہے اور فعل  
ضالمت صورت سے وابستہ ہے۔ اس لئے۔ اَلْوَرُثَانِی دَبَّكَ كَيْفَ مَدَّ الْفِطْلُ سے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مجلس شورای اسلامی و هیأت وزیران در این باره تصمیم نهایی را اتخاذ خواهد کرد.

اکم طرحہ میں کہ کھڑی، کو لوٹ جانے کے بعد وہی وہاں  
درستم تھی کہ وہیں ہیں وہی کھڑی۔ یہ کہ کہہ سکتی ہیں۔  
کہ غرض یہ ہے کہ وہی وہی کھڑی۔

— *John M. G. Thompson*

[illegible]



مختصر ترین کتاب کاغذ میں انگریزی میں تصنیف

[illegible]

[illegible]